ٹورانٹو ۔ کنیڈا

پندرہ روزہ

الہلال

قیمت ۵۰ سینٹ

۲۴ جمادی الاول ۱۴۰۳
۲۵ فروری ۱۹۸۳

بیرونِ وطن پاکستانیوں کا ترجمان ۔ شمالی امریکہ میں اردو کا سب سے پہلا اور کثیر الاشاعت اخبار

جلد ۱۱
شمارہ ۲۳

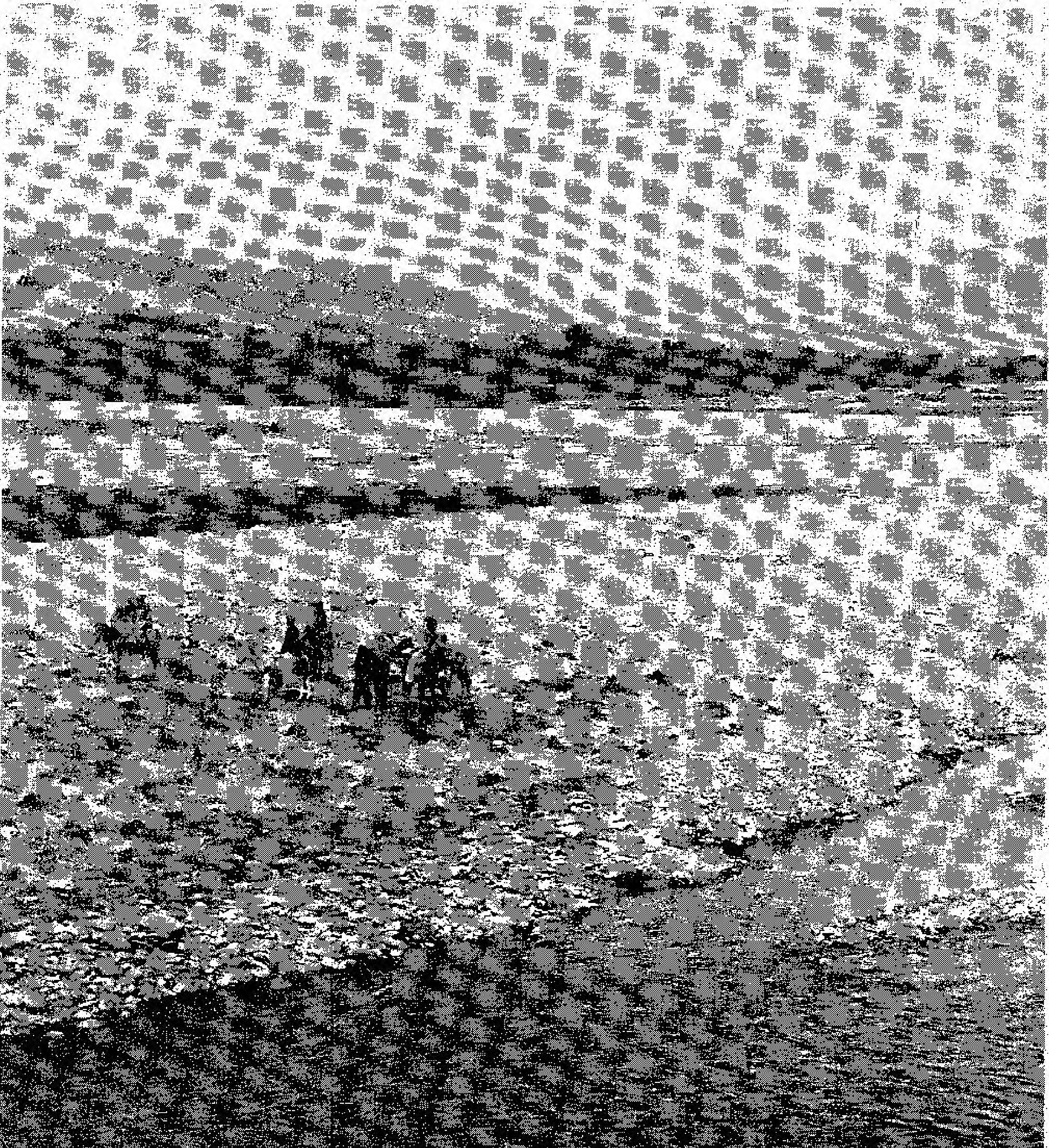

فوٹو: اوسیک

پاکستان عوام نے بنایا تھا، عوامی قوت ہی اسے برقرار رکھ سکتی ہے

ملک کا دفاع اسلحے کے انبار نہیں، جمہوریت کی بحالی سے ہو سکتا ہے۔ الطاف گوہر

انٹرویو: مجیب الرحمٰن شامی

سعود:- الطاف صاحب، آپ ایک ذی علم شخصیت ہونے کے ساتھ ساتھ ایسے پاکستانی بھی ہیں جس نے یہاں اقتدار اور اختیار میں بھی شرکت کی ہے اور قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کی ہیں۔ معاملات کو کرسی کی بلندی سے بھی دیکھا ہے اور جیل کے سلاخوں میں سے بھی جھانکا ہے۔ آپ یہ بتائیے کہ ہمارا المیہ آخر کیا ہے؟ ہمارے ہاں کوئی سسٹم کیوں نہیں چل پایا؟ کیوں نہیں چل سکا؟ ہم سسٹم کی تلاش کب تک جاری رکھیں گے؟

ضیح:- دیکھئے ہمارا ایک المیہ تو یہی ہے جو تیسری دنیا کا المیہ ہے۔ میں ایک بار چین میں کسی تقریب کے سلسلے میں گیا تھا۔ وہاں تقریب کے دوران میں نے کہا کہ تیسری دنیا کے ۸۰ ممالک ایسے ہیں جہاں فوجی حکومتیں قائم ہیں۔ ایک صاحب نے ٹوکا کہ نہیں صاحب ۵۵ کہئے کل رات ایک اور ملک میں فوجی انقلاب آ چکا ہے۔ میں نے کہا اچھا ۵۵ سہی۔ اس پر ایک صاحب اور بول اٹھے، نہیں جناب ۵۶ کہئے۔ آج صبح کی خبروں میں میں نے سنا ہے کہ بنگلہ دیش میں بھی فوجی حکومت قائم ہو چکی ہے۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو پاکستان ان کئی ملکوں میں سے ایک ہے، بہت سے اور بھی جو اسی صورت حال سے دوچار ہیں۔ لیکن یہ ایک پہلو ہے ایک اور پہلو سے دیکھئے تو صورت حال کی سنگینی ہو جاتی ہے۔ وہ یہ کہ ہمارے ہاں جمہوری نظام کو چلانے اور برقرار رکھنے کی توانائی موجود ہے ہمارے بارے میں دنیا بھر میں کہیں یہ رائے نہیں ہے کہ ہم جمہوریت کے نااہل ہیں۔ لوگ پاکستان کو باشعور اور سیاسی طور پر روادار ممالک میں شمار کرتے ہیں۔ ہماری تحریک آزادی خود اس کا بہت بڑا ثبوت ہے۔ ووٹ کے ذریعے اپنی منزل حاصل کرنے اور آزادی پا لینے کی مثالیں بہت کم ہیں۔ ہم نے ایک سیاسی تنظیم کے پرچم تلے سیاسی عمل کے ذریعے اپنا ملک قائم کیا، اور یہ دنیا بھر میں ہمارے لئے خاص تحسین کا باعث ہے۔ اس لئے جب ہمارے ہاں سیاسی عمل میں رکاوٹ پڑتی ہے تو اس کے اسباب اپنے ہیں۔

سعود:- بنیادی نکتہ کہاں اور کس مقام پہ تلاش کیا جا سکتا ہے؟

ضیح:- بنیادی نکتہ تو یہی ہے کہ عوام جنہوں نے اپنا ملک بنایا تھا، ملک بننے کے بعد ان پر اعتماد نہیں کیا گیا۔ اس بے اعتمادی بلکہ بداعتمادی کے مجرم بہت سے ہیں۔ سب سے پہلے تو ان حضرات کو دیکھئے جو پہلی دستور ساز اسمبلی کے رکن تھے۔ انہیں ایک سال، دو سال، اپنے کام میں لگا کر پھر انتخابات کرا دینے چاہئیں تھے لیکن یہ سات سال تک بیٹھے رہے۔ نہ اپنے ذمہ لگا ہوا کام کیا اور نہ ہی راستہ چھوڑا۔ اگر ۱۹۵۱ء میں پنجاب اور سرحد وغیرہ میں انتخابات ہو سکتے تھے اور ۱۹۵۴ء میں مشرقی پاکستان میں انتخابات ہو سکتے تھے، تو مرکزی اسمبلی کے انتخابات میں کیا رکاوٹ تھی؟ اس کے راستے میں کیوں رخنے ڈالے گئے۔ چنانچہ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ آزادی کے بعد جو ہمارے سیاسی رہنما تھے انہوں نے عوام کے اس حق کو تسلیم نہ کیا۔ اس کے بعد بیوروکریسی کو دیکھئے کہ اس نے اقتدار میں شرکت کر لی۔ ایوب خان صاحب آئے تو بنیادی جمہوریتوں کا نظام آیا لیکن اس نظام میں بھی حقیقی اختیار افسروں کے پاس رہا۔ چاہئے تو یہ تھا کہ ڈپٹی کمشنر اور ایس پی وغیرہ ضلعی سطح پر عوامی نمائندوں کے تابع ہوتے لیکن وہ اوپر رہے اور یوں اس نظام میں وہ سکت اور قوت پیدا نہ ہو سکی جو ہونی چاہئے تھی۔ یہ بھی سرکاری افسروں کا پابند ہو کر رہ گیا۔ اس کے بعد جو کچھ ہوا وہ سامنے ہے۔ اب تو دنیا ہی دوسری ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے مسائل عوام پر اعتماد کرنے ہی سے حل ہوں گے۔ جب تک ایسا نہیں ہو گا جیسی مشکلات ہی درپیش رہیں گی۔

الطاف گوہر کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ پاکستانی سیاسیات کا ہر طالب علم انہیں جانتا ہے۔ سرکاری افسر تھے تو اقتدار کی تازگی قریب تک پہنچے۔ ایوب خان کے عہد میں کہنے والے انہیں "عہد ساز" کہتے رہے، سمجھنے والے خدا جانے کیا کیا سمجھتے رہے۔ اور ناسمجھوں کی تو خیر بات ہی کچھ نہ لیں۔ ایوب خان کا سورج غروب ہوا تو ان کے اختیار کو بھی زوال نے نگل لیا۔ بھٹو صاحب کا دور آیا تو الطاف گوہر "ڈان" کے چیف ایڈیٹر بن کر انگلیاں فگار کرنے پر تل گئے، چنانچہ جیل کے دروازے ان پر کھلے۔ طویل عرصہ قید و بند میں مبتلا رہے، پھر برتری کے کوچے میں نکل گئے۔ اور آج کل "تھرڈ ورلڈ" کے ایڈیٹر ہیں۔ لندن میں مصروف ہیں۔ تیسری دنیا کے مسائل پر سوچتے، لکھتے اور بولتے ہیں۔ سماجی "تھرڈ ورلڈ" اور ماہنامہ "ساؤتھ" ان کے جدید میں قلم کے ڈھنگ ہیں اور انداز کے حق۔ پہلے سوچتے ہیں، پھر لکھتے ہیں، پھر بولتے ہیں۔ دانش ان کی باندی، اور علم خانہ زاد ہے۔ تجربہ بے کنار، اور مشاہدہ بے شمار ہے۔ ان سے اتفاق کیا جائے یا اختلاف، دلیل کے بغیر کچھ بھی نہیں کیا جا سکتا۔ مخاطب کی بات پوری طرح سنتے اور اپنی بات پوری طرح سناتے ہیں۔ گزشتہ دنوں لاہور آئے تو ایک دن برادر محترم صلاح الدین کے ساتھ ان سے ملاقات ہوئی۔ دوسرے دن باقاعدہ تبادلہ خیال کے لئے ان کے پاس پہنچا۔ یہی گفتگو اب نذر قارئین ہے۔ موضوع زیادہ تر آج کے مسائل رہے، ماضی کے حوالے سے بات کم ہی ہو سکی کہ وہ حال اور مستقبل کی طرف دیکھنے پر زیادہ زور دیتے رہے۔ دیکھئے اب آج اور کل کو ان کی آنکھ سے، اور سنئے ان کی زبان سے!

سعود:- کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ آج فی الفور انتخابات کرا دینے چاہئیں؟

ضیح:- جی، اس کے علاوہ مجھے تو کوئی اور راستہ نظر نہیں آتا۔ عوام نے یہ ملک بنایا ہے انہی کی قوت ہی اسے برقرار رکھ سکتی ہے۔ ان کو شرکت کا احساس نہیں ہو گا تو یہ خطرہ آگے کیسے چلے گا؟

سعود:- لیکن یہ بھی تو کہا جاتا ہے کہ ہماری سرحدوں پر خطرات بہت بڑھ گئے ہیں، اس لئے ملک انتخابی عمل کا متحمل نہیں ہو سکتا!

ضیح:- کہنے کو تو بہت کچھ کہا جا سکتا ہے، لیکن میرے خیال میں گزشتہ چند سالوں کے دوران جس قدر شدید خطروں میں ایران گھرا ہوا ہے، ہماری سرحدوں پر اس قدر شدید خطرہ کم ہی رہا ہے۔ آپ تو آج جنگ کے خطرے کی بات کرتے ہیں، ایران جنگ میں گھرا ہوا ہے، اس سے دوچار ہے۔ اس کے باوجود وہاں انتخاب ہوئے ہیں۔ اور سیاسی عمل جاری ہے۔

جنگ کا خطرہ اگر ہے تو اس کا سامنا کرنے کے لئے حکومت اور عوام میں اخوت اور تعلق کے مضبوط رشتے کی ضرورت ہے۔ یہ تو کوئی منطق نہیں کہ خطرہ موجود ہے اس لئے عوام کو اظہار کی اجازت نہ دی جائے۔ خطرہ اگر ہے تو پھر تو یہ ہونا چاہئے کہ عوام کو فیصلہ کرنے اور معاملات طے کرنے کے عمل میں شریک کیا جائے۔ یاد رکھئے فوجوں کی رشوتی سٹینڈنگ (اور عزم کرنے والی فوجیں) لڑتی ہیں، نہ اسلحے کے انبار لڑتے ہیں، نہ ایٹم بم اور نہ کوئی اور ہتھیار۔ قومیں اپنی لڑائی آپ لڑا کرتی ہیں۔ جن لڑائیوں اور جن معرکوں میں شریک نہ ہوں ان کے انجام کے بارے میں خوش فہم ہونے کی ضرورت نہیں۔ ویت نام کو دیکھ لیجئے اور اب ایران کی مثال سامنے رکھ لیجئے۔ قوموں کے بیدار جذبوں اور بے تاب امنگوں نے اسلحے کو شکست دی ہے اور کس قدر عبرتناک شکست دی ہے۔ تنہا فوج اگر کسی کو بچا سکتی تو دنیا کے بہت کم ممالک آزادی حاصل کر پاتے کہ سامراجی طاقت کے پاس فوج تو بہت طاقتور اور منظم تھی۔

سعود:- اس مرحلے پر اگر میں آپ سے یہ پوچھوں تو بے جا نہ ہو گا کہ کیا پاکستان کو ایٹم بم بنانا چاہئے؟

ضیح:- پاکستان کا یہ موقف تو ہے ہی نہیں کہ اسے ایٹم بم بنانا چاہئے۔ پاکستان تو ایٹمی توانائی کا حصول چاہتا ہے پُرامن مقاصد کے لئے، اپنی ترقی کے لئے، لیکن مسئلہ یہ ہے کہ جن تنصیبات کے ذریعے آپ ایٹمی توانائی حاصل کرتے ہیں انہی کے ذریعے ایٹم بم بھی بنا سکتے ہیں۔ ایٹم بم اگر بنا بھی لیا جائے تو اسے استعمال تو نہیں کیا جا سکے گا۔ اس لئے عوام کی تعمیر، تعلیم اور ان کا معیار زندگی بلند کیا جائے تو یہی مقاصد حاصل ہو سکیں گے جو کسی بھی نوع کی عسکری عمل سے حاصل کرنے مقصود بتائے جاتے ہیں۔

سعود:- ایٹم بم ایک انڈسٹری ہے کے بعد یہ ہمارے دفاع کا فریضہ تو انجام دے سکتا ہے؟

ضیح:- یہ ڈیٹرنٹ کا نظریہ بھی خوب ہے۔ اسے نفسیاتی حربہ ہی کہا جا سکتا ہے، اور جہاں تک نفسیات کا تعلق ہے، اسے بھی پیدا کیا جاتا ہے۔ جس طرح میک اپ کا سامان بنانے والے ادارے اپنے اشتہارات اور دوسرے ذرائع سے ایک خاص نفسیاتی فضا پیدا کرتے ہیں اور عورتوں کو دھڑا دھڑ اس کے استعمال پر آمادہ کرتے ہیں، اسی طرح اسلحہ بنانے والے اپنے اسلحے کے لئے مارکیٹ پیدا کرتے ہیں۔ اسلحے کے انباروں سے آخر حاصل کیا ہو سکتا ہے؟ آپ ایک چیز حاصل کریں گے، آپ کا حریف اس کے توڑ کی فکر کرے گا۔ وہ توڑ حاصل کرے گا تو پھر آپ اس کے توڑ کی فکر کریں گے۔ اس طرح توڑ در توڑ کا سلسلہ چلتا رہتا ہے، حتیٰ کہ معیشت کی کمر توڑ کر رکھ دیتا ہے۔

ترقی یافتہ ممالک میں کہیں بھی دفاع پر تعلیم اور صحت سے زیادہ خرچ نہیں کیا جاتا۔ لیکن ترقی پذیر دنیا میں اسلحہ حاصل کرنے پر بجٹ کا بڑا حصہ صرف کر دیا جاتا ہے، تعلیم اور صحت کے لئے اس کے مقابلے میں بہت کم بچتا ہے۔ آخر یہ کہاں کی دانشمندی ہے۔ تمام متعلقہ فریقین کو اس صورت حال پر ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہئے۔ ایک دلچسپ حقیقت یہ ہے کہ گزشتہ کئی سالوں کے دوران، یعنی مختلف ممالک کی آزادی کے بعد جو سرحدی جھگڑے اٹھے، جنگوں اور جھڑپوں نے ان میں کچھ بھی کمی نہیں کی بلکہ ان میں اضافہ ہی کر دیا ہے۔

اسلحے کے انبار لگاتے چلے جانا ترقی یافتہ ملکوں کا شکار ہو سکتے۔ پہلے جانا ہے، جب کچھ وہ ایک ہاتھ سے دیتے ہیں، دوسرے ہاتھ سے منافع سود در سود وصول کر لیتے ہیں۔ اور تیل اور عربوں کی تیل کی کمائی آپ دیکھیں کہ کہاں جا رہی ہے؟ جو ڈالر حاصل کئے جاتے ہیں وہ اسلحہ کی خرید میں اڑ جاتے ہیں اور اسلحہ بھی ایسا کہ اس کے چلانے کی تربیت کسی کو ہوتی ہے، نہ خاطر خواہ مستیاب ہوتے ہیں۔ اکثر جب لڑائی ہوتی ہے تو چند دنوں کے اندر اندر یہ حال ہوتا ہے کہ دونوں فریق دوڑ لگا دیتے ہیں نیویارک کی طرف، جنگ بندی کے لئے، اقوام متحدہ کی خدمات حاصل کرنے کے لئے۔

اعداد و شمار کے مطابق کسی بھی ترقی پذیر ملک کے پاس جو اسلحہ ہے، اس کے حوالے سے اس میں ۳۰ دن سے زیادہ لڑنے کی سکت نہیں ہے۔ ان تیس دن کی لڑائی کے لئے سب وسائل بیں کر کھپاتے چلے جا رہے ہیں۔ شام کو روسی اسلحے سے کیا مل گیا، اور کسی اور ملک کے لئے امریکی اسلحے نے کیا کام کیا؟ ان باتوں پر غور کرنا چاہئے۔

سعود:- اسلحے کا حصول اپنے دفاع کے لئے ہوتا ہے۔ جب کسی ایک ملک کا کوئی مخالف فریق یہ دوڑ لگانے چلا جائے تو پھر دوسرا ملک بھی مجبور ہو جاتا ہے۔

ضیح:- میں کسی ایک ملک کا دفاع نہیں کر رہا، نہ ہی کسی ایک ملک کو مورد الزام ٹھہرا رہا ہوں۔ یہ تو حقائق آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں، ایسے حقائق جو چیخ چیخ کر ہم سب کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ ہر ہر ملک کے سوچنے والوں کو ان کی آواز سننی چاہئے۔

سعود:- کیا آپ محسوس کرتے ہیں کہ پاکستان کی سالمیت حقیقی خطرات سے دوچار ہے؟ اور افغانستان کے واقعات نے ہمارے لئے سنگین مشکلات پیدا کر دی ہیں۔

ضیح:- افغانستان کے واقعات اور روسی فوجوں کے وہاں داخلے کو میں افغانستان کے اندرونی حالات کے علاوہ ایران کے پس منظر میں بھی دیکھتا ہوں۔ وہاں حالات ایسے تھے اور امریکہ نے حملے کا خطرہ اس قدر تھا کہ یہ بھی ایک سبب روسی فوجوں کی افغانستان میں آمد کا۔ امریکہ کے ایران پر حملے کا معاملہ اب ایک مفروضہ بھی نہیں ہے۔ بہت سی تفصیلات منظر عام پر آ چکی ہیں، امیر خواجہ وہاں کر دے گئی تھی رہا ہے۔ روسی فوجیں افغانستان میں آئی ہیں تو اس حقیقت کو بھی تجزیہ کرتے ہوئے مد نظر رکھنا چاہئے۔ جہاں تک اس سے پاکستان کی سالمیت کو لاحق خطرات کا تعلق ہے، یہ پاکستان پر منحصر ہے کہ وہ خطروں کو کس حد تک آگے بڑھاتا اور اپنے اوپر مسلط کرتا ہے۔ اس دنیا میں ہر معاملہ اصول کی بنیاد پر نہ تو چل رہا ہے، نہ چلے گا، جانا چاہئے۔ نہ امریکہ کسی ضابطہ اخلاق کا پابند ہے، نہ کوئی دوسری عالمی طاقت، اس لئے اگر ہم افغانستان کی صورت حال پر اصول کے حوالے سے رائے قائم کریں تو وہ اپنی جگہ قابل تحسین ہے۔ لیکن یہ بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہئے کہ روس ایک عالمی طاقت ہے اور ہمارے سر پر موجود ہے، ہم اس سے لڑائی کر کے کچھ حاصل نہیں کر سکتے، اس لئے ہمارے اپنے مفاد کا تقاضا ہے کہ معاملہ افہام و تفہیم سے طے ہو، اور روس کو نیچا دکھانے کے بجائے اس سے معاملہ کرنے کے لئے ایسے قدم آگے بڑھائے جائیں۔

سعود:- کیا ہماری خارجہ پالیسی ان معاملات میں محتاط اور حقیقت پسند نہیں ہے؟

ضیح:- یہ فیصلہ آپ خود کر لیجئے۔ میرے خیال میں تو افغانستان کی بدلی ہوئی صورت حال میں ہمارے لئے موقع تھا اور ہے کہ ہم افغانستان سے اپنے سرحدی تنازعات طے کر لیں۔ جب ہندوستان اور چین کے درمیان لڑائی ہو رہی تھی ایوب خان پر امریکہ نے بہت دباؤ ڈالا کہ وہ ہندوستان کا ساتھ دیں، لیکن ایوب خان نے کہا اس وقت میرے لئے یہی مناسب ہے کہ میں چین کے ساتھ سرحدی تنازعات طے کر لوں، چنانچہ انہوں نے اس وقت چین سے اپنے معاملات طے کر لئے اور دونوں ملک دوستی کے رشتے میں بندھ گئے۔

سعود:- کیا آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ایوب خان زندہ ہوتے تو فوراً افغانستان کے ساتھ پاکستان کا سرحدی تنازعہ طے کر لیتے؟

ضیح:- میرا یہی خیال ہے۔ ایوب خان زندہ ہوتے تو یہی راستہ اختیار کرتے۔

سعود:- آپ کی باتوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ ببرک کارمل کی حکومت کو تسلیم کر لینے کے حق میں ہیں؟ جیسا کہ ...

ضیح:- ببرک کارمل کی حکومت کو تسلیم کرنے یا نہ کرنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ جنیوا میں جو مذاکرات ہو رہے ہیں، بالواسطہ ہی سہی، اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم جان لیں کہ ہمیں روس سے معاملہ کرنا ہے اور روس ہمارا ہمسایہ بھی ہے اور بہت بڑی طاقت بھی۔

سعود:- الطاف صاحب! آپ جب اپنی گزری زندگی کو دیکھتے ہیں تو کوئی ایسی غلطی بھی آپ کو نظر آتی ہے جس کا ارتکاب نہ ہوتا تو بہتر ہوتا؟

ضیح:- میرا اگر سرکاری ملازمت میں نہ جاتا تو بہت بہتر ہوتا۔ سرکاری ملازم ہو کر میں اس مشین کا ایک پرزہ ہو گیا کہ جو اقتدار کی آلہ کار بن جاتی ہے۔ آج جب میں اپنے ماضی کی طرف دیکھتا ہوں تو یہ خواہش دل میں ابھرتی ہے۔ جب میں سرکاری ملازم تھا تو جو باتیں آج سوچتا ہوں اس طرف نظر ہی نہیں جاتی تھی۔ بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ تم نے اس وقت تو یہ نہیں کیا، یہ نہیں کہا، آج کیوں باتیں کرتے ہو۔ میں کہتا ہوں اسی لئے کہ دوسرے ایسا نہ کریں۔ ہم میں سے ہر شخص کو سمجھ لینا چاہئے کہ ہمارا پاکستان ہماری قوم کے توانا جذبوں کی علامت ہے۔ یہ جذبے ماند نہیں پڑنے چاہئیں۔

امریکی کمانڈو یونٹ

امریکہ کے سیکرٹری دفاع کیسپر وائن برگر نے چیف آف اسٹاف کے نئے سربراہ جنرل جان ویسی سے کہا ہے کہ وہ کمیشن کے اسپیشل فورسز کی تنظیم نو میں جو گرین بیریٹ یا سبز ٹوپی والے کہلاتے تھے۔ ویت نام کی جنگ کے دوران جب ان کے مظالم سامنے آئے تو اس پر امریکہ کے خلاف شدید ردعمل ہوا تھا اور اس کمانڈو یونٹ کو تقریباً مفلوج سا کر دیا گیا تھا۔ اب اطلاعات کے مطابق وائن برگر نے کہا ہے کہ فنڈ کی مختص اضافی رقم جو گزشتہ ۱۹۸۲ء کے بجٹ میں مختص کی گئی تھی اسے الگ کر کے اس خصوصی کمانڈو فورس کے حوالے کر دیا جائے تاکہ وہ اپنے مواصلاتی نظام اور نقل و حمل کے ذرائع کو ٹھیک کر سکیں۔

یہ اعلان صدر ریگن کے اس فیصلے کے عین مطابق ہے جس میں انہوں نے سی۔ آئی۔ اے کو پھر دوسرے ملکوں میں خفیہ سرگرمیوں کی اجازت دے دی ہے۔ سی۔ آئی۔ اے خصوصی کمانڈو فورس سے کارروائیوں میں مدد لیتا ہے۔

امریکی افواج کی ہر شاخ میں اس طرح کی خصوصی یونٹ موجود ہے۔ ایک بلیک بیریٹ یا سیاہ ٹوپی والے کہلاتے ہیں جن کا کام پوسٹ اور مواصلات کے مراکز پر قبضہ کرنے کی خصوصی تربیت ہوتی ہے۔

اس کے علاوہ ایک "ڈیلٹا فورس" ڈویژن ہے جس نے ایران میں امریکی سفارت کاروں کو چھڑانے کی ناکام کوشش کی تھی۔

گرین بیریٹ یونٹ دوسرے ملکوں میں ہر ڈھنگ کی گوریلا کارروائیوں اور گوریلا معرکوں میں حصہ لیتی ہے۔ اب اس یونٹ کو پھر سے بحال و چوبند کر کے کام میں لایا جائے گا۔

اس نئے اعلان سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ امریکہ کیسے منصوبے تیار کیے ہیں۔

• حلال گوشت • حلال مرغیاں

اور تازہ ترین سبزیاں ہر روز حاصل کر سکتے ہیں

الفلاح گروسرز

ALFLAH GROCER
2783 Dundas St. West
Toronto. Tel.762-1633

پاکستان نے چین سے جدید ترین طیاروں کا اسکواڈرن حاصل کرلیا

یہ جنگی طیارے پاک فضائیہ کی ضروریات کو مدنظر رکھ کر تیار کئے گئے ہیں

[illegible]

مزید دو اسکواڈرن عنقریب پاک فضائیہ کو مل جائیں گے

چین اب تک پاکستان کو صرف مگ طیارے مہیا کرتا رہا ہے!

اسلام آباد ــــــ [illegible]

[illegible]

SUMMER CANADA '83
AN INVESTMENT IN YOUTH

اس موسم گرما میں طلبا کے لئے ہزاروں نوکریاں مہیا کی جائیں گی ۔ وفاقی حکومت "سمر کینیڈا" پروگرام کے تحت مختلف اداروں کو طلبا کو نوکری دینے کے لئے مالی امداد مہیا کرے گی ۔ وہ طلبا جو اپنی تعلیم کے مطابق نوکری حاصل نہیں کر سکتے وہ موسم گرما کی چھٹیوں میں اپنی نوکری کے باعث اپنی تعلیم سے کٹ کر رہ جاتے ہیں ۔ "سمر کینیڈا" پروگرام کا مقصد طلبا کو اس نقصان سے بچانا ہے ۔ اگر آپ طالبعلم ہیں اور اپنے تعلیمی تجربے کے مطابق نوکری حاصل کرنا چاہتے ہیں تو خود کو کینیڈا ایمپلائمنٹ سنٹر میں رجسٹر کرائیے ۔

COMMUNITY PROJECTS

کمیونٹی بنیاد کے پراجیکٹ پر طالبعلم کو ملازم رکھنے کے لئے کی خاطر مالی امداد کیلئے لازم ہے کہ آپ کم از کم تین مقامی طلبا کو ملازم رکھ سکیں ۔ یہ کام کمیونٹی کیلئے مفید اور طالبعلم کے لئے کے مطابق اچھے تجربے کا باعث بننا چاہئیے کمیونٹی پراجیکٹ کے سپانسر کی درخواست کی آخری تاریخ ۴ مارچ ہے

INTERNSHIPS FOR STUDENTS

حکومت غیر منفعت بخش اداروں اور میونسپلٹی کے اداروں کو ملازمین کی تعداد میں عارضی اضافہ کے لئے طلبا کی بھرتی کے لئے امداد دیتی ہے ۔ یہ ملازمت (جس کی مدت چھ سے اٹھارہ ہفتوں کے درمیان ہونا لازم ہے) تین موسمہائے گرما تک جاری رہ سکتی ہے ۔ اور اس سے طالبعلم کو گرما کے کام کے تحفظ کے ساتھ تجربہ بھی حاصل ہوتا ہے ۔ انٹرن شپ سپانسر کی درخواست کی آخری تاریخ ۱۱ مارچ ۱۹۸۳ ہے ۔

Applications and information available at your
Canada Employment Centre and Employment Development Office.

Employment and Immigration Canada / Emploi et Immigration Canada
Lloyd Axworthy, Minister / Lloyd Axworthy, Ministre

Canada

کراچی میں ہزاروں شیعہ حضرات نے احتجاج ختم کردیا

مسجد امام بارگاہ، قرآن حکیم اور بعض مقامات کو نذر آتش کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی ہوگی

کراچی ــــــ [illegible]

اہلسنت کے نقصانات کا معاوضہ ادا کرنے اور مقدمہ کھلی عدالت میں چلانے کا مطالبہ

مسجد سنی مسلمانوں کو دی جائے [illegible]

کراچی ــــــ [illegible]

شیعوں کے احتجاجی جلسہ میں علماء اہلسنت اور عوام کی اکثریت شریک تھی: مولانا نقوی

حکومت کے خلاف نعرے نہیں لگائے گئے [illegible]

کراچی ــــــ [illegible]

سرکاری اراضی پر بلا اجازت تعمیر شدہ مساجد غیر شرعی قرار دیدی گئیں

منظوری حاصل کئے بغیر بنائی جانیوالی مساجد میں نماز پڑھنے والے کو مسجد میں نماز کا ثواب بھی نہیں ملتا، صدر کے استفسار کے جواب میں وفاقی شریعت عدالت کے چیف جسٹس آفتاب حسین کا فیصلہ

صدر نے چاروں گورنروں اور متعلقہ سیکرٹریوں کو حسب ضرورت کارروائی کی ہدایت جاری کر دی

کئی برس سے حکام بھی حرکت میں آ گئے، شہر کی تمام مساجد کے بارے میں تحقیق و تفتیش کا آغاز

جنرل ارشاد فوجی حکومت بنانے کے لئے سیاستدانوں سے مذاکرات کریں گے

ہنگاموں کے بعد جنرل ارشاد نے پہلی مرتبہ عوامی اجتماع میں شرکت کی

بنگلہ دیش میں فوج نے ہنگاموں پر قابو پا لیا

بھارت کی مشہور ڈاکو پھولن دیوی نے ہتھیار ڈال دیئے

پھولن دیوی اور اس کے ساتھیوں نے خصوصی تقریب منعقد کی

بھارت کی مشہور ڈاکو پھولن دیوی ہتھیار ڈالنے کے موقع پر

ملک میں فرقہ واریت پھیلانے والوں کے خلاف کارروائی کی جائے

سانحہ کراچی کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائے، ملک بھر میں ہزاروں سے زائد مساجد میں یوم احتجاج منایا گیا

ایران معاشی اور ثقافتی تعلقات کیلئے مسلم ممالک کو فوقیت دیتا ہے

میاں بشیر صدیقی کو سپرد خاک کر دیا گیا

سینما مالکان کی ہڑتال شروع ہو گئی

We announce the opening of our new store in at
SCARBOROUGH
3258 Lawrance Ave. E.
One block East of McCowan
Tele: (416) 438-5224

تازہ حلال گوشت۔ تازہ حلال مرغیاں

ہر قسم کی اعلیٰ گروسری۔ تازہ سبزیاں

SPICE TOWN
2210 Dundas Street West
(Near Jami Mosque)
Phone: (416) 532-8267
(Free Delivery)

پندرہ روزہ
الہلال
سورینٹو لینڈ

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ
سن رکھو اللہ کے دوستوں پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے (القرآن)

یورینیم اور امریکی ماہرین؟

ایک اطلاع کے مطابق ڈیرہ اسمٰعیل خان کے اطراف یورینیم کے وسیع ذخائر دریافت ہوئے ہیں۔ یہ خبر ایک جگہ بہت خوشگوار اور دلکش ہے مگر اس کے خوشخبری کے ساتھ ایک بدخبری بھی شامل ہے اور وہ یہ کہ ایک امریکی کمپنی کے حکام جو یورینیم کی کھدائی کے کام سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ مذکورہ علاقے کے دورے پر ہیں۔ ہم اس خبر کو بدخبری اس لیے سمجھتے ہیں کہ یورینیم والے علاقے میں امریکیوں کا دورہ بجائے خود خطرناک بات ہے اور امریکہ کا پاکستان کے پرامن ایٹمی پروگرام کے بارے میں جو جارحانہ رویہ ہے اس کے بعد ایٹمی پروگرام سے گہرا تعلق رکھنے والی دھات کے علاقے میں امریکیوں کو گھومنے کی اجازت دینا ہمارے قومی وقار کے بھی منافی ہے۔

یورینیم ایٹمی توانائی کے حصول کے عمل میں استعمال ہونے والی قیمتی دھات ہے اور دنیا کی انتہائی نایاب دھاتوں میں شمار ہوتی ہے۔ اس دولت بے بہا کا پاکستان میں پایا جانا سراسر انعام خداوندی ہے اور اپنے اس قیمتی وسیلے کو بروئے کار لانے کے لیے ایٹمی پروگرام کو اپنانا ہمارا قومی استحقاق ہے مگر امریکہ کے سر میں خناس ہے کہ ایٹمی ترقی اور ایٹمی قوت بننے کا اجارہ صرف امریکہ اور اس کے پلے ہوئے پالکوں کا ہے چنانچہ وہ صرف خود پاکستان کی ایٹمی ترقی کا مخالف ہے بلکہ اس نے دوسرے ممالک کو بھی پاکستان کو ایٹمی ترقی کے سلسلے میں مدد اور تعاون فراہم کرنے سے روکا ہے۔ چنانچہ فرانس سے ہمیں معاہدے کے باوجود امریکہ کے دباؤ ہی کی وجہ سے ری ایکٹر حاصل نہ ہو سکا۔

صدر ضیاء الحق کے حالیہ دورے میں بھی سب سے زیادہ جارحانہ سوالات پاکستان کی طرف ایٹمی قوت حاصل کرنے کی اہلیت ہی کے سلسلے میں ہوئے اور اس انداز سے ہوئے کہ گویا ہم اپنی ترقی اور تعمیر مستقبل کے لیے ایٹمی طاقت بننے کی جو کوشش کر رہے ہیں وہ کوئی بہت ہی گھناؤنا جرم ہے۔ اسرائیل جنوبی افریقہ برازیل اور بھارت کی ایسی ہی کوششوں پر امریکہ کو کبھی تشویش نہیں ہوتی۔ خود امریکہ بھارت کو یورینیم فراہم کر رہا ہے اور فرانس نے بھی حال ہی میں بھارت سے ایٹمی پروگرام میں گہرے اشتراک کا آغاز کیا ہے۔ اس پر امریکہ کو کوئی اعتراض نہیں۔ بھارت کی ایٹمی تنصیبات کی بین الاقوامی نگرانی پر بھی وہ اصرار نہیں جو پاکستان سے کیا جا رہا ہے۔ ان حالات میں ہم یہ قومی وقار کے منافی سمجھتے ہیں کہ امریکیوں کو کسی بھی حالت میں اپنے یورینیم کے ذخائر کے قریب پھٹکنے دیں۔ ہم اس سلسلے میں حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس اہم معاملے میں امریکہ کو ملوث کرنے کے مسئلے پر عوام کو اعتماد میں لے۔

یہ سودائے خام!

بنگلہ دیش کے فوجی رہنما جنرل ارشاد صاحب نے ارشاد کیا ہے کہ "بنگلہ دیش کو اسلامی جمہوریہ بنایا جائے گا۔ میری مخالفت کرنے والے دراصل اسلام دشمن ہیں" وغیرہ وغیرہ۔ ہمیں بالعموم مسلم پر اس کی منافقانہ روش کے سلسلے میں اللہ کا خاص عتاب محسوس ہوتا ہے کہ اس پر ایسے طالع آزما مسلط ہوتے ہیں جن کا اپنی عملی زندگیوں میں اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہوتا مگر برسر اقتدار آتے ہی وہ اسلام سے اپنا رشتہ جوڑ کر اسلامی نظام کے داعی اور اس کے نفاذ کے خود ساختہ ٹھیکیدار بن جاتے ہیں اور پھر پیر تسمہ پا کی طرح سوار ہو کر قوم کو بے اثر اور مضمحل کیے چلے جاتے ہیں۔

آزادی پانے کے بعد جانے کتنے مسلم ممالک ایسے ہی طالع آزماؤں کے ہاتھوں تاراج ہو چکے ہیں۔ جمہوریت اور اسلام کی خدمت کے نام پر یہ ڈرامہ مسلسل دو ڈھائی عشروں سے اسٹیج ہو رہا ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ اسلام کے حق میں اب ایسے طالع آزماؤں کے بیانات اور تقریریں دل سے کراہت ہونے لگی ہے۔ ایسے ابن الوقتوں کے مسلسل ظہور کا ایک نقصان یہ ہوتا ہے کہ جن معاشروں میں ان کے اقتدار کا تسلسل پیدا ہوتا ہے وہاں مخلصین کی تعداد گھٹتی چلی جاتی ہے، منافقوں کی جمعیت بڑھتی جاتی ہے اور حق گوئی کی جگہ چاپلوسی، خوشامد اور غلط بیانی کی منفی قدریں رواج پاتی ہیں اور یوں پورے معاشرے کی اخلاقیات برباد ہوتی چلی جاتی ہیں۔

کوئی جنرل محمد ارشاد صاحب سے پوچھے کہ ان کے ہاتھوں جسٹس عبدالستار صاحب کی حکومت کا تختہ الٹے جانے کا کیا جواز تھا؟ جسٹس عبدالستار کہاں کے سوشلسٹ تھے؟ اور ان کے جمہوری اقتدار میں اسلام کو کونسا خطرہ تھا؟ وہ عوام سے اعتماد کا ووٹ لے کر برسر اقتدار آئے تھے۔ فوج اگر ان کے جمہوری اقتدار کی حفاظت کرتی اور عوام کی رائے کا احترام کرتی تو نفاذ اسلام کا کام تو جسٹس عبدالستار کی حکومت کے ذریعے عوام کی تائید سے بھی ہو سکتا تھا۔ یہ عوام کی تائید حاصل کیے بغیر نفاذ اسلام کا سودا ابھی خوب ہے جو ہمارے عہد کے فوجیوں کے سروں میں سمایا ہے اور یہی سودائے خام درست اسلامی تحریکات کی جمہوری کامیابی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ نظر آ رہا ہے۔

القرآن

جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ خرچ ہو جانے والا ہے اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہی باقی رہنے والا ہے اور ہم ضرور صبر سے کام لینے والوں کو ان کے اجر ان کے بہترین اعمال کے مطابق دیں گے۔ جو شخص بھی نیک عمل کرے گا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ ہو وہ مومن، اسے ہم دنیا میں پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے اور (آخرت میں) ایسے لوگوں کو ان کے اجر ان کے بہترین اعمال کے مطابق دیں گے۔ (النحل ۹۷-۹۵)

ہندوؤں کی کتابوں میں

رسول عربیؐ کی آمد کی خبر

پروفیسر سید شوکت سلیم

جیسی ذات کو تمام اقوام عالم کے لئے رحمت بنا کر بھیجا جانے والا تھا جس کے بعد کار نبوت کی تکمیل ہونی تھی، جو خاتم النبیین بننے والا تھا ضروری تھا کہ اس کے لیے راہ ہموار ہو تمام اقوام اس کی آمد کے لئے چشم براہ ہوں، سب کے یہاں اس کی آمد کی اطلاع پہلے سے موجود ہو۔ ایسا ہی ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے تمام نبیوں سے عہد لیا اور ان کے ذریعے ان کی قوم سے عہد لیا کہ

"یاد کرو! اللہ نے پیغمبروں سے عہد لیا تھا کہ آج میں نے تمہیں کتاب اور حکمت و دانش سے نوازا ہے، کل اگر کوئی دوسرا رسول تمہارے پاس اس تعلیم کی تصدیق کرتا ہوا آئے جو پہلے سے تمہارے پاس موجود ہے، تو تم کو اس پر ایمان لانا ہوگا اور اس کی مدد کرنی ہوگی۔ یہ ارشاد فرما کر اللہ نے پوچھا، کیا تم اس کا اقرار کرتے ہو اور اس پر میری طرف سے عہد کی بھاری ذمہ داری اٹھاتے ہو؟ انہوں نے کہا ہاں ہم اقرار کرتے ہیں۔ اللہ نے فرمایا اچھا تو گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔ اس کے بعد جو اپنے عہد سے پھر جائے وہی فاسق ہے۔" (آل عمران ۸۱)

دوسری طرف قرآن مجید یہ اطلاع دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر قوم میں اپنا پیغام بھیجا ہے۔ اور نبی بھیجے ہیں۔ اللہ فرماتا ہے "کوئی امت ایسی نہیں گزری ہے جس میں کوئی ڈرانے والا نہ آیا ہو۔" (فاطر ۲۴) دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "ہر قوم کے لئے ہم نے ہادی بھیجا ہے" (رعد ۷)

اس کے صاف معنی یہ ہیں کہ دنیا کے ہر متمدن علاقے میں نبیوں نے بشارتیں سنائیں وعیدوں سے ڈرایا اور آنے والے رسول کی پیش گوئی سنائی۔ مسلمان توریت اور انجیل سے واقف ہیں، اس لئے نبی عربیؐ کی آمد کے متعلق توریت اور انجیل سے آیات نکال کے علماء پیش کرتے رہتے ہیں جنہیں پڑھ لکھے مسلمان لوگ ان پیش گوئیوں کا اچھا خاصا علم ہے۔

مذکورہ بالا آیات کی روشنی میں یہ بات بالکل حق ہے کہ ہندوستان میں بھی اللہ کے فرستادہ نبی آئے ہوں گے جن پر اللہ نے کتابیں نازل کی ہوں گی۔ اگرچہ قرآن مجید میں ہندوستان کے نبیوں کا بالکل تذکرہ نہیں آیا ہے۔ مگر یہ بات اہم نہیں ہے اس لئے کہ قرآن خود ہی بیان کرتا ہے کہ تمام صحیفوں اور رسولوں کا ذکر اس قرآن میں موجود نہیں ہے۔ "اے نبی تم سے پہلے ہم بہت سے رسول بھیج چکے ہیں جن میں سے بعض کے حالات ہم نے تم کو بتائے ہیں۔ اور بعض کے نہیں بتائے ہیں۔" (مومن ۷۸)

اسی لئے حضرت مجدد الف ثانی اور مرزا مظہر جان جاناںؒ ہندوستان میں نبیوں اور رسولوں کے آنے کو تسلیم کرتے تھے۔ مسلمانوں نے ہندوؤں کی مذہبی کتابوں کا اور ہندوؤں کے علوم کا باقاعدہ مطالعہ نہیں کیا۔ اس لئے جانے علماء و عام طور سے نبی عربیؐ کی آمد سے متعلق ہندو کتابوں میں درج پیش گوئیوں سے بے خبر اور لاعلم ہیں۔ اب جنوبی ہند میں کچھ اہل علم و دانش ہندو بھی مسلمان ہو گئے ہیں انکی نگاہ اپنی مذہبی کتابوں پر وسیع بھی اور عمیق بھی ہے۔ ایسے ایک صاحب روزنامہ "مسیح و ستہ" تامل کے مدیر ڈاکٹر صاحب ہیں۔ انہوں نے ہم جنسی کے زمانے میں جیل خانے میں اسلام کا مطالعہ کیا۔ رہائی کے بعد اپنے اخبار میں اسلام سے متعلق ایک سلسلہ مضامین شروع کر دیا۔ انہوں نے پہلی مرتبہ ان پیش گوئیوں کو پیش کیا ہے ان کے مضامین کا اردو ترجمہ "اسلام جس سے مجھے عشق ہے" کے نام سے مرکزی مکتبہ اسلامی دہلی سے دستیاب ہو سکتا ہے۔

ہندوؤں کے یہاں سب سے زیادہ معتبر کتابیں وید ہیں۔ وید چار ہیں رگ وید، اتھروید، یجروید، سام وید۔ ان کا زمانہ تصنیف ایک ہزار قبل مسیح بتایا جاتا ہے۔ ان میں سب سے قدیم رگ وید سب سے بعد اتھروید ہے۔

(۱) رگ وید میں آپ کی آمد کی بشارت "نرا شنس" کے الفاظ میں دی گئی ہے۔

نورحمت کا لقب پانے والا "تعریف کیا گیا" دس ہزار ساتھیوں کے ساتھ آئے گا۔ (رگ وید منتر ... سوکت ...) رحمت کا لقب اس سے رحمۃ للعالمین مراد ہے "تعریف کیا گیا" اس سے محمد مراد ہیں۔ دس ہزار ساتھیوں سے ان صحابہ کی طرف اشارہ ہے جو فتح مکہ کے وقت آپ کے ہم رکاب تھے۔

(۲) اتھروید میں بشارت "نرا شنس" کے الفاظ میں آئی ہے۔

"اے لوگو! یہ ادب سے سنو تعریف کیا گیا تعریف کیا جانے والا ہے۔ ہم اس رشی کو ساٹھ ہزار نوے دشمنوں کے درمیان پائیں گے" (اتھروید باب ...)

"تعریف کیا گیا" سے محمد مراد ہیں۔ آپ کے نام کا لفظ سنسکرت میں ادا کیا جاتا ہے۔ ساٹھ ہزار اس وقت مکہ کی آبادی تھی۔

وہ بیس شتر (اونٹ) پر سواری کریں گے۔ انکی تعریف و توصیف جنت تک ہوگی۔ ... ان کے سو سونے کے زیورات ہوں گے۔ (اتھروید باب ...)

ہندوستان میں اونٹ کی سواری معیوب ہے۔ یہاں کے رشی اور برہمن اونٹ کی سواری نہیں کرتے اس لیے یہ اشارہ محمد عربی کی طرف ہے۔ زندگی میں آپ نے ہم اونٹ استعمال کئے ہوں گے۔ تعریف سے محمد مراد ہے۔ سو سونے کے زیورات سے مراد حبشہ میں ہجرت کرنے والے صحابہ ہیں۔ دس ہزار مرتبہ ... گائیں ان کے یہاں ہوں گی (اتھروید باب ...) اس کا مطلب ہے عشرہ مبشرہ ہیں۔ تین سو گھوڑے سے غزوہ بدر کی جنگ میں تین سو تیرہ صحابہ مراد ہیں۔ ... دس ہزار گائیں سے فتح مکہ کے صحابہ مراد ہیں۔ ویدوں کے بعد ہندوؤں کی مقدس کتابیں پران ہیں جو ویاس سے تصنیف کردہ بتائے جاتے ہیں۔ ان میں ایک پران کا نام بھوشیہ پران ہے یعنی پیشین گوئیوں سے متعلق کتاب ہے اس میں لکھا ہے۔

(۳) ایک دوسرے ملک میں ایک آچاریہ اپنے اصحاب کے ساتھ آئیں گے ان کا نام محامد ہوگا وہ صحرا کے علاقے سے آئیں گے (بھوشیہ پران۔ باب ۳ اشلوک ...) آچاریہ معلم کو کہتے ہیں۔ اس میں صاف طور پر محمد کا نام لیا گیا ہے اور مقام صحرا بتایا گیا ہے۔

وہ مختون ہوں گے ان کے چوٹی نہیں ہوگی وہ داڑھی رکھے ہوں گے وہ گوشت کھاتے ہوں گے وہ اپنی دعوت کو زور دار طریقے سے پیش کریں گے۔ وہ اپنی دعوت کے ماننے والوں کو مسلمان نام سے پکاریں گے (باب ... اشلوک ...) ختنہ کا رواج ہندوؤں میں نہیں تھا آنے والا مختون ہوگا۔ چوٹی ہر برہمن رکھتا۔ داڑھی رکھنے کا رواج ہندوؤں میں بہت تھا۔ آنے والا چوٹی نہیں رکھے گا۔ گوشت کھانے کا رواج ہندوؤں میں نہیں تھا آنے والا گوشت کھائے گا۔ آنے والے کے ماننے والے مسلمان کہلائیں گے یعنی مسلم اور مسلمان۔ یہ تمام صفات واضح طور پر نبی عربیؐ کی طرف اشارہ کر رہی ہیں کہ وہ غیر ہندو ہوگا۔ ہندوستان کے مقدس صحیفوں میں نبی عربیؐ کی آمد کی بشارت الفاظ میں ملاحظہ کیجئے۔

زندہ تحریریں

شان عبودیت

انسان ہر حال میں خدا کا بندہ ہے۔ اس لیے اس کو سزاوار ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ہر ممکن طریقے سے کرے۔ اس سے نہ عوض مقصود ہو نہ کوئی غرض وابستہ ہو۔ وہ عبد ہو (یعنی بندہ) نہ کہ یعنی اگر اس کا خوف نہ ہوتا تو عمل ہی نہ کرتا اور نہ مانند مزدور (اجیر) کے ہو۔ یعنی اجرت کی توقع نہ ہوتی تو عمل نہ کرتا۔ اس لیے کہ عبادت اس طور پر تو خالص نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ عبادت کے جو مستحق ہیں تو اپنی ذات کے اعتبار سے۔ سیدہ رابعہ بصریہؒ فرماتی ہیں کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت دوزخ کے خوف سے کرتے ہیں تو پھر انہوں نے دوزخ ہی کی پرستش کی نہ کہ ہمارے رب کی اور جنت کی خاطر اگر نماز پڑھتے ہیں خدا کیلئے نہیں۔ بندے کو لازم ہے کہ اپنے قلب کو درست رکھے غیر اللہ کی رہائش کو دماغ میں نہ رکھے۔ درجہ قرابت اعمال تو اسی کے مطابق شان اس کا طلب کرنا نہیں۔ وہ تو ایک ایسی چیز ہے جس کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ہے اگر حق جل چاہیں تو اسکو دنیا ہی میں جلدی دیدیں یا آخرت کیلئے ذخیرہ فرما دیں۔ بندہ کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ ہاں اگر اللہ تعالیٰ ہی اس کیلئے کوئی چیز جلد عطا فرما دیں تو اسکو ادب کے ساتھ قبول کر لے۔ ایسے لوگ اپنے رب سے ہر حال میں راضی رہتے ہیں، چاہے ان پر دنیا وسیع ہو یا تنگ۔ انہیں کثرت عبادت کی توفیق دے یا ان کیلئے عبادت سے خالی نفل مقدر فرما دے یہ ہر حال میں راضی رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کبھی بندے کا امتحان ابتلاء کے معصیت سے بھی کرتے ہیں اور یہ اسکے حق میں خیر ہوتا ہے تاکہ اسکو اپنے عمل میں عجب نہ ہو۔ چنانچہ کہا گیا ہے کہ جو معصیت کہ ذلت و انکساری پیدا کرے وہ اس اطاعت سے بہتر ہے جو غرور و تکبر کا باعث بنے۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ بلاشبہ بندہ گناہ کرتا ہے ایک گناہ اور اسکی وجہ سے جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ مثلاً یہ کہ اس گناہ کی وجہ سے استغفار کرتا ہے۔ توبہ کرتا ہے اس سے اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے بلکہ اس کی وجہ سے ہمیشہ غمگین اور خائف اور منکسر القلب رہتا ہے۔ یہ سب کے سب حسنات ہیں۔ حاصل یہ کہ عبودیت جامع ہے امتثال اوامر اور اجتناب نواہی ہے۔

الشیخ عبدالغنی رافعی مصریؒ
(ترجمہ الجواہر الحکمیہ ص...)

جن پر حضورؐ نے لعنت کی

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مندرجہ ذیل دس اشخاص اور چیزوں پر لعنت کی ہے۔

۱۔ شراب
۲۔ وہ جو شراب کشید کرتا ہو۔
۳۔ جو شراب پیتا ہو۔
۴۔ جو شراب دوسروں کو پیش کرتا ہو۔
۵۔ جو شراب کی نقل و حمل کرتا ہو۔
۶۔ جو شراب خریدتا ہے۔
۷۔ جو شراب فروخت کرتا ہے۔
۸۔ جس کے لئے شراب لے جائی جاتی ہے۔
۹۔ شراب کی تجارت کو دلال۔
۱۰۔ جو شراب کے فروخت کے منافع کو استعمال کرتا ہے۔

شہر قائد

نگار پاکستان کا دوروزہ "جشن طلائی"

[illegible]

کنارِ راوی

یونس احقر

جامعہ پنجاب کی صد سالہ تقریبات

[illegible]

Pre-publication offer ......

Issues in the Islamic Movement

1981-82 (1401-1402)

The second volume of the *Issues Book* (81-82) has now gone to press...

In the introduction to this anthology Dr Kalim Siddiqui begins the task of describing the 'multi-dimensional reality' of the Islamic movement. The aim, he says, is to put together, piece by piece, an analytical and operational model of the global Islamic movement.

Dr Siddiqui handles the Islamic movement with an experienced jeweller's care and concern for a piece of diamond. He picks it up, turns it around, examines, describes what he sees, frequently disagrees with those who have handled it before, refers back to the source, applies the dust of history, then polishes it, and finally projects its radiant power across the future of mankind.

The result is perhaps the most exciting, inspiring and evocative prose on the Islamic Revolution and the Islamic State being written at the present time.

There is now an alternative worldview, unmistakably Islamic, demanding attention. This worldview is best manifested in the Islamic Revolution and the Islamic State that have emerged in Iran. The west prefers to dismiss these as the ravings of a bunch of 'mad mullahs'. The *ulama* of Iran, however, appear to be saner than any other leadership of a post-colonial people.

The Islamic worldview is carried by a 'fringe media' throughout the world. This annual anthology is designed to make the Islamic worldview more widely accessible. It will also help the 'fringe media' itself to develop and become more effective.

The first print of the *Issues...* (80-81) sold out within weeks.....

Special pre-publication offer for individuals only.

Hardback ISBN 0 905081-13-7 US$15.00/£7.00

(Actual Cover price: US$24.95/£13.95)

(Postage: $1.85 for US/Canada and $2.55 elsewhere.)

No more than 5 books may be ordered

(Your order must reach us before March 15, 1983)

To order, send your cheque/money order to:
The Open Press (Holdings) Ltd.
338 Hollyberry Trail
Willowdale, Ontario
M2H 2P6 CANADA.

UK and Europe orders to:
The Open Press Ltd
6 Endsleigh Street
London WC1H ODS

ادب و ثقافت

میں پانچ اشعار کہنے کے لیے بیس سال تک انتظار کر سکتا ہوں: بشیر بدر

یہ چراغ بے نظر ہے یہ ستارہ بے زباں ہے
ابھی تجھ سے ملتا جلتا کوئی دوسرا کہاں ہے
وہی شخص جس پہ اپنے دل و جاں نثار کر دوں
وہ اگر خفا نہیں ہے تو ضرور بدگماں ہے
کبھی پا کے تجھ کو کھونا کبھی کھو کے تجھ کو پانا
یہ جنم جنم کا رشتہ ترے میرے درمیاں ہے
رہ گزروں کے سائبانوں سے مجھے دیکھتا تو ہو گا
مرے ساتھ ساتھ مرے سر پہ آسماں ہے
[illegible]
[illegible]
انہیں راستوں نے جن پر کبھی تم تھے ساتھ میرے
مجھے روک روک پوچھا ترا ہمسفر کہاں ہے

بشیر بدر
۱۲ فروری ۱۹۸۴ء کراچی

گفتگو
طاہر مسعود

بشیر بدر بھارت کے شاعر ہیں اور پاکستان میں بھی مقبول ہیں۔ ان کی مقبولیت اسی وقت ہی سے ان کے اشعار سے ظاہر ہوتی ہے۔ ان کے بعض اشعار اسکولوں اور کالجوں کے طلبہ و طالبات کو بھی حفظ ہیں۔ اور یہاں کے مشاعروں میں انہوں نے اپنی آواز کا جادو جگا کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ ایک مقبول عام شاعر کو اور کیا چاہیے؟ یہ سوال نقادوں کی آرا کا ہے۔ جب ان کی رائے احمد فراز کی شاعری کے متعلق اچھی ہے تو بشیر بدر کے بارے میں بھی یقیناً اچھی ہی ہوگی۔ ۔۔۔ بشیر بدر منکسر المزاج اور حلیم الطبع آدمی ہیں۔ البتہ جب صرف اچھی شاعری کے معیار پر گفتگو کرتے ہوئے انکساری سے گریز کرتے ہیں۔ اور اس کا اندازہ آپ کو انٹرویو پڑھ کر ہو جائے گا۔ بشیر بدر کا ایک شعری مجموعہ عنقریب پاکستان میں شائع ہوگا۔

طاہر مسعود: ایک ابتدائی سا سوال، آپ شاعری کیوں کرتے ہیں؟

بشیر بدر: میں شاعری کہاں کرتا ہوں، شعر کہنے والا تو میرے اندر کوئی اور ہے اور جب وہ آتا ہے تو میرے پاس ایک دل ہے جسے وہ کہتا ہے۔ میں جب کوئی مضمون لکھتا ہوں اور وہ عمل سے گزرتا ہوں لیکن میرے مختلف لیکچروں یا مضامین کے درمیان بہت زیادہ فرق نہیں ہوتا۔ وہ کم و بیش ایک ہی سطح کے ہوتے ہیں لیکن میرے دو اشعار کے درمیان بہت فرق ہوتا ہے۔ ایسا کیوں؟ اس کا مطلب یہ ہوا کہ شعر کہنے والا کوئی اور ہے، میں تو صرف انہیں گنگنانے والا ہوں۔

س: آپ کی گفتگو سے تو یہ ظاہر ہوا کہ ہر نیا شعر کہنے والا کوئی نیا آدمی ہوتا ہے جو شاعر کے اندر جنم لیتا ہے۔

ج: یہ آپ نے بڑی خوبصورت بات کی۔ میرا خیال ہے کہ ایسا ہی ہوتا ہے۔

س: کیا ایک اچھا شاعر ایک اچھا نقاد بھی ہوتا ہے؟

ج: ہر شاعر کے اندر ایک نقاد وجود رکھتا ہے لیکن یہ ممکن ہے کہ ایک اچھے شاعر کے اندر چھپا ہوا نقاد اتنا اچھا نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ بعض شاعر اپنی غزل میں برے اشعار بھی شامل کر لیتے ہیں۔ بہت سے نقاد اچھے ہوتے ہیں لیکن شعر اچھے نہیں کہہ سکتے۔ ۔۔۔ [illegible]

[illegible]

س: فراق اپنی غزل میں ہمیشہ ایک یا دو اچھے اور بہت شعر کہتے ہیں اور انہیں سے فراق، فراق ہوئے۔ ان کی شعری زبان میں کیا بات ہے؟

ج: وہ اپنی غزل میں چار پانچ شعر خوب کہے ہیں۔ [illegible]

[illegible]

پہلے سے بن چکا تھا اور میری غزل نصاب میں شامل کر دی گئی اور میں نے بحیثیت طالب علم خود اپنی غزل پڑھی۔ میں اس نصاب کے چھ سات شاعروں میں شامل تھا۔ ظاہر ہے بعد میں میں اپنی کتاب میں نئے اشعار کو شامل کرتا تو کتاب نامکمل رہ جاتی۔ خدا میرے لیے سوچا کہ شاعری میں کچھ تو میرا کنٹری بیوشن ہے اور مشرقی انکساری بنی جاتی ہے تو کام ختم ہو جائے گا۔

س: پاکستان و بھارت کی شاعری میں آپ موضوعات کے اعتبار سے کیا فرق محسوس کرتے ہیں؟ اور ان میں کون سے عناصر مشترک ہیں؟

ج: غزل کے اچھے اشعار میں زمان و مکان کے فاصلے مجھے نظر نہیں آتے۔ جیسے انسانی نظر آتے ہیں۔ کیا تفکر کے جوہر میں تفصیلات نہیں ہوتیں۔ ایسی ہی دیکھیے کہ میرا ایک شعر ہے:

اجالے اپنی یادوں کے ہمارے ساتھ رہنے دو
نہ جانے کس گلی میں زندگی کی شام ہو جائے

[illegible]

س: کہا جاتا ہے کہ آج کل اچھی شاعری پاکستان میں ہو رہی ہے اور اچھے افسانے بھارت میں لکھے جا رہے ہیں۔ آپ اس خیال سے متفق ہیں؟

ج: یہ کلیہ درست نہیں ہے۔ یوں بھی ہوتا ہے کہ ایک شعر ایسا کہہ دیا جاتا ہے جو کئی کئی دیوان پر بھاری ہو۔ شاعری میں پہلے اور [illegible] ایک آدھ غزل بھی بہ صورت میں جا کر چمکتی ہے۔

بھارت میں شاعری اور شاعر دونوں مقبول ہیں۔ [illegible]

[illegible]

بھارت میں ٹاپ کا شاعر امیتابھ بچن کی طرح مقبول ہے

[illegible]

محفلِ مشاعرہ

ٹورانٹو میں ایک عظیم الشان اسلامی مشاعرہ منعقد کیا جا رہا ہے۔ امریکہ و کینیڈا سے شریک ممتاز شعراء کے اس مشاعرہ میں حمد و نعت کے ساتھ ایسی غزلیں بھی پڑھی جائیں گی جن میں معرفت و تصوف کے پہلو ہوں۔ صحابہ اکرام، شہدا، اہل بیت اور اسلام کی دیگر روح رواں ہستیوں کو خراج عقیدت پیش کیا جائے گا۔ ایسا کلام بھی ہوگا جس میں مسلمانوں کے لئے راست یا بالراست پیغام ہو۔ اہل ذوق احباب سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر اپنی عقیدت کا ثبوت دیں۔

وقت، مقام اور تاریخ کے علاوہ شاعر حضرات اپنے دعوت ناموں کے لئے فون کریں۔

جمال نقوی – ۲۲۵ ۸۶۳۵ جاوید عالم – ۰۲۸۲ ۳۶۳
حمد شہد – ۱۰۲۹ ۶۵۲ رضا الجبار – ۵۹۳۱ ۹۲۰

سلسلۂ ہدایت

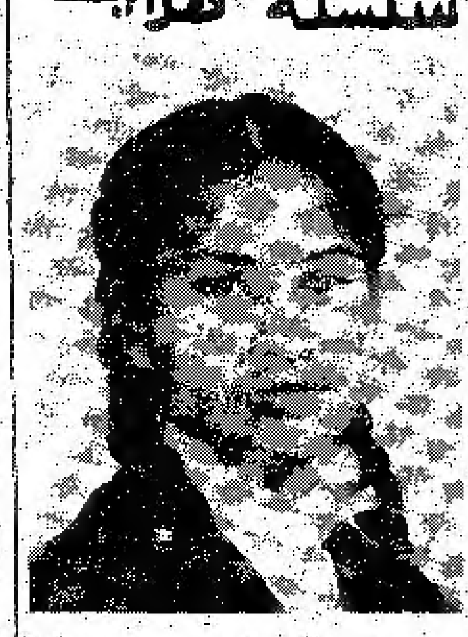

۱۲ سالہ فلزا قریشی جھجوں نے قرآن پاک کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔

نوٹ۔ جن قارئین کے بچوں نے کلام پاک ختم کر لیا ہے وہ ان کی تصویر، نام، عمر، پتہ اور استاد محترم کے نام و پتہ کی صراحت کے ساتھ الہلال میں اشاعت کے لئے روانہ کریں۔ اس سلسلہ کا مقصد بچوں میں مذہبی جوش و جذبہ پیدا کرنا ہے۔ (ادارہ)

[illegible]

کراچی ٹیسٹ میں گڑبڑ کرنیوالے طلبہ کی ضمانت کی درخواستیں مسترد

ہنگامہ آرائی طلبہ کے شایانِ شان نہیں ہے۔ عدالتِ عالیہ

کراچی ——— ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج نے ان ۱۲ طلبہ کی ضمانت کی درخواستیں مسترد کر دی ہیں جنہیں ۱۳ فروری کو نیشنل اسٹیڈیم میں پاکستان اور بھارت کے درمیان آخری کرکٹ ٹیسٹ میچ میں گڑبڑ پیدا کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔ [illegible]

… ٹیسٹ کا ر پیسے کرنے پر وسیم باری کے لئے ۵ ہزار روپے

کراچی ——— [illegible]

صدر ضیاء الحق چھ مارچ کو نئی دہلی جائیں گے

پاکستانی افسران کا وفد نیا دہلی کی تیاریوں میں مصروف ہے

اسلام آباد ——— [illegible]

صدر ضیاء الحق کی آمد پر کراچی ہوائی اڈے پر مظاہرہ کرنے کی کوشش

پولیس کو طلبہ کا ہجوم منتشر کرنے کے لئے آنسو گیس اور لاٹھی چارج کرنا پڑا

اسلامی جمعیت طلبہ قتل کے الزام میں گرفتار عہدیدار کی رہائی کا مطالبہ کر رہی ہے

کراچی ——— [illegible]

عمران خان سب سے زیادہ ولز ایوارڈ حاصل کر چکے ہیں

[illegible]

عمرہ کے لئے بیگم نسیم ولی خان کی درخواست مسترد کر دی گئی

حکومت لوگوں کے مذہبی فرائض کی راہ میں رکاوٹ بن رہی ہے۔ خان ولی خان

کراچی ——— [illegible]

FitFive.
Just for you.

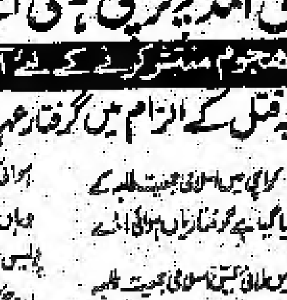

"صحتمندی"۔ آپکی اپنی خواہش کے مطابق .... آپ وہ کچھ کریں جو آپ کرنا چاہتے ہیں۔

اور یہ ہے "فٹ فائیو"۔ ... ایک ذاتی راہنما کتابچہ جو جسمانی صحت کیلئے ترغیب اور راہنمائی کے لئے تیار کیا گیا ہے ... اور آپکی صحت کو بہترین بنا سکتا ہے۔

"فٹ فائیو"۔ یہ کتابچہ بہت سی لائبریریوں، کھیلوں کے سامان کی دوکانوں اور مقامی صحت کے مراکز سے مفت دستیاب ہے اور براہ راست منگوانے کیلئے درج ذیل کوپن بھر کر ذیل کے پتہ پر روانہ کیجئے۔

FitFive, Fitness Ontario
Queen's Park, Ontario M7A 2R9

Yes, send me my free FitFive Level 1 pamphlet

NAME:
ADDRESS:
CITY: POSTAL CODE:

Ontario — Ministry of Tourism and Recreation — Reuben Baetz, Minister — William Davis, Premier

Fitness Ontario En forme

کراچی میں لڑکیوں کے لئے علیحدہ میڈیکل کالج کی تجویز زیر غور ہے

کراچی ——— (پ پ ا) [illegible]

ترکی میں صرف ۱۵ ہزار افراد گرفتار ہیں

انقرہ ——— [illegible]

مختصر مختصر اشتہارات

ضرورت رشتہ

ایک مسلم (پاکستانی و پنجابی) ۲۱ سالہ کینیڈین شہریت کی حامل زیر تعلیم دوشیزہ کے لئے شریف (ڈاکٹر، انجینئر یا ڈپلشٹہ) کا رشتہ مطلوب ہے۔ لڑکا اگر پاکستان میں ہو تو اسے سپانسر کیا جا سکتا ہے۔ پہلے خط میں مکمل کوائف سے آگاہ کریں۔

M.B. c/o al-Hilal

ہندوستان کے مسلمان گھرانے سے تعلق رکھنے والے تعلیمیافتہ کینیڈین امیگرنٹ لڑکے کے لئے یہاں پر موجود لڑکی کا رشتہ مطلوب ہے جسکی عمر اندرون ۲۲ سال ہو۔ تفصیلات کے لئے مسز محمود کو صرف ویک ڈیز میں صبح دس بجے تا شام چار بجے فون کیجئے۔ (۲۱۶) ۸۸۶-۵۲۲۷

اگر آپ اپنے لڑکے یا لڑکی کی شادی پاکستان میں کرنا چاہیں تو ہمارے پاس پاکستان میں ڈاکٹرز، انجینئرز، اعلیٰ تعلیم یافتہ لڑکوں اور خوبصورت لڑکیوں کے معیاری رشتے موجود ہیں۔ ہمارے مقامی آفس سے رابطہ قائم کریں ہمارا پتہ ہے۔

Mr. Hassan,
218 S. Jensen Wy #3,
Fullerton. CA.
92633, U.S.A.
or
Shalimar Marriage Bur
K-91 Zafar-ul-Haq Rd.
Rawalpindi,
PAKISTAN.

مطلوبانہ پس منظر کی حامل کینیڈا میں مقیم صوم و صلوٰت کی پابند و با کردار نوجوان پاکستانی لیڈی ڈاکٹر کے لئے مناسب تعلیمیافتہ کینیڈین امیگرنٹ یا شہریت کے حامل با کردار مسلمان نوجوان کا رشتہ درکار ہے۔ خواہشمند حضرات اس پتہ پر رجوع کریں

S.I. Sher
P.O. 44,
Dorion, P.Q.
J7V 5V8

سفارتخانۂ پاکستان

ٹورانٹو اور گرد و نواح کے پاکستانیوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ماہ جنوری کیلئے سفارتخانہ پاکستان کی کونسل سروسز ہفتہ ۵ مارچ سے سوموار ۷ مارچ تک اس پتہ پر صبح ۹ بجے سے شام ۴ بجے تک مہیا ہوں گی۔

Royal York Hotel,
100 Front St. West,
Toronto,
Ph: 368-2511

پاکستانی فلمیں برائے نمائش

شمالی امریکہ میں نمائش کے لئے اعلیٰ معیاری اردو اور پنجابی فلمیں ہمارے پاس سے دستیاب ہیں۔ ایوریو فلمز

(416) 782-4886

مختصر اشتہارات کا معاوضہ صرف ۵ ڈالر ہے جس کی ادائیگی پیشگی ضروری ہے

مجلس شوریٰ نے اسلامی نظام حکومت سے متعلق سفارشات کیلئے کمیٹی قائم کر دی

کمیٹی ۳۰ ارکان پر مشتمل ہوگی، چیئرمین ارکان نامزد کریں گے، شوریٰ نے ۱۲۵ ارکان کی پیش کردہ قرارداد متفقہ طور پر منظور کر لی

نفاذ اسلام کیلئے مثالی اصلاح

راولپنڈی (ن) ——— صدر جنرل محمد ضیاء الحق ... قرار دیا ہے ...

تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام کو کمیٹی میں نمائندگی دینے کی تجویز

کمیٹی اسلامی تعلیمات کے عین مطابق نظام حکومت وضع کرنے ارکان کی تعداد ... شوریٰ اپنی سفارشات کے ساتھ کمیٹی کی رپورٹ جون سے قبل صدر کو پیش کرے گی

ولی خان این ڈی پی کی صدارت سنبھالیں گے مزاری سبکدوش ہو رہے ہیں

ولی خان — شیر باز مزاری

مزاری ایم آر ڈی کی سیاست سے اکتا چکے ہیں

ولی خان این ڈی پی کو دوبارہ متحرک کر سکیں گے، باخبر ذرائع کا انکشاف

عورتوں کی شہادت کے متعلق ایم آر ڈی رہنماؤں کا بیان اسلام سے منحرف

تمام فقہائے امت کا اتفاق ہے کہ دو عورتوں کی شہادت ایک مرد کی شہادت کے برابر ہے

ان کا انکار اجماع خارج از اسلام قرار دیا ہے، ایم آر ڈی کے رہنما توبہ کریں، ممتاز علماء کا بیان

ایران کے دو سابق جنرلوں سے بیگم بھٹو کی ملاقات

بیگم بھٹو نے لیبیا کا بھی دورہ کیا ہے

پاکستان میں افغان مہاجرین کے کاروبار پر کوئی پابندی نہیں

انہیں کسٹم ڈیوٹی اور سیلز ٹیکس ادا کئے بغیر ٹرک، بسیں اور ٹریکٹر درآمد کرنے کی اجازت مل گئی

سپریم کورٹ کے فل بنچ نے یحییٰ بختیار کو بری کر دیا

خصوصی عدالت کے فیصلے میں استغاثہ درخواست گزار کے خلاف ثبوت مہیا کرنے میں ناکام رہا

حکومت کسی انقلاب سے پہلے اقتدار سے دستبردار ہو جائے، مولانا فتح محمد

حالات کے پیش نظر اسلامی قوتیں متحد ہو کر اپنا فرض ادا کریں

برطانیہ نے پہلا سی ہیریئر طیارہ

بھارتی بحریہ کے حوالے کر دیا

نذیر باجوہ کے قاتل کو پھانسی دیدی گئی

Please Visit For

Halal Meat & Spices

حلال گوشت اور مرغیاں

نہایت سستے داموں پر مہیا کی جاتی ہیں

ٹورانٹو میں حلال گوشت کی پہلی دکان

AFRO ASIAN

918 PAPE AVENUE

TORONTO

PHONE: 463-1287

تحریر: فریدخان

بیتی جاتی زندگی ؛ مس فرخ آپ کے نفسیاتی مسائل کا حل پیش کرتی ہیں

انجانی فکریں کھوج میں ہیں

میری عمر بائیس سال ہے لیکن زندگی کی کہانی بہت طویل ہے۔ میری منگنی ہو گئی ہے لڑکے نے مجھے دیکھا ہوا نہیں ہے۔ حالانکہ پہلے ہم ایک ہی محلے میں رہتے تھے۔ لڑکے کے والد فوت ہو چکے ہیں۔ اب وہی ماں بہنوں کا کفیل ہے۔

وہ شکل و صورت کا مجھ سے بہتر ہے۔ وہ ہماری ہر بات مانتے کو تیار ہے اور اس نے کبھی کوئی اعتراض نہیں کیا۔ کبھی میرے دل میں سوچتی ہوں کہ وہ کبھی یہاں آنے کے چکر میں تو ہر بات پہ ہاں نہیں کہہ دیا۔ ہمارے سامنے یہ بات کا فی پریشان کن ہے۔

کبھی کبھار میں یکدم پریشان ہو جاتی ہوں کیونکہ اس نے صرف میری تصویر دیکھی ہے۔ تصویر تو بہت خوبصورت آتی ہے۔ جب ہماری شادی ہو گی اور اس نے مجھے پسند نہ کیا تو کیا ہو گا۔ ویسے انہوں نے منگنی کے بعد میرے لئے چوڑیاں بھی بھیجی ہیں پھر بھی نہ جانے اطمینان نہیں ہے۔

ایک لڑکی

وہ کیا محاورہ ہے۔ کہ دودھ کا جلا چھاچھ پھونک پھونک کر پیتا ہے۔ ایک ناگوار واقعہ اور تجربے کے بعد خود اعتمادی ختم ہو گئی ہے۔ حالانکہ آپ کو علم ہے کہ آپ کے ہاتھ میں چھاچھ کا میٹھا اور ٹھنڈا گلاس ہے۔ پھر بھی یہ پریشانی ہے کہ کہیں یہ جلا نہ دے۔

خدا کرے ہر طرح خیریت رہے۔ آپ کے ...

...

نہیں۔ نہ ہی اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی زندگی خوشیوں و خرم نہیں ہے۔ یا آپ کو اپنے رفیق حیات سے کوئی شکایت ہے۔ یہ تو محض بیوقوف نے چھوڑے ہیں۔ شعر پڑھ لینا کسی افسانے کی المیہ کہانی پر آنکھ سے ایک آنسو کا ٹپک پڑنا۔ دل کے اندر خالی خالی کی تسکین ہے یہ کوئی جرم نہیں

انہیں جتنا قریب سے دیکھو وہ پہلے سے اچھے لگتے ہیں

جب میری عمر ۸ سال تھی۔ میرے کچھ کزن اس وقت جوان تھے۔ وہ بہت گندی حرکتیں کیا کرتے تھے۔ میرے ساتھ دوسری کزن لڑکیاں بھی ہوتی تھیں۔ پھر وہ ہمارا منہ بند کرنے کے لئے رشوت کے طور پر پیسے دیا کرتے تھے۔ ایک بار ایسا ہوا میں ان سے بہت خوفزدہ ہو گئی تھی ان کی شکل سے نفرت ہو گئی۔ پھر چند مذاق میں جھگڑوں کی خاطر ان سے چھٹکارا مل گیا۔ لیکن ذہن سے خوف ختم نہ ہوا۔ ویسے بھی ہمارے گھر کے حالات ایسے تھے کہ مجھے مردوں سے نفرت ہو گئی۔

...

... بیار نہ چاہیے۔ اس پریشانی کا کوئی ذریعہ ... ہے کہ نہیں۔

آپ نے پوچھا ہے کہ اسے اپنی کہانی لکھنی چاہیے۔ کہ نہیں کیوں نہیں۔ اگر وہ ایسا کرنا چاہتی ہیں تو ضرور کریں۔ لیکن بھلا اس سے ان کا کیا ہو گا۔ ان کی اپنی بنائی وہ خاتون جو نام نہاد شوہر کے لئے سب کچھ وار دینے کیا ہو رہی ہیں ان میں وہ احتجاج کی ہمت تھی اور وہی اس سے نجات حاصل کرنے کی سکت ہے۔ تو وہ اپنی داستان کو کیسے لکھیں گے۔

ان کا جوان بیٹا جو اپنی ماں کو یہ کہتا ہے کہ میرے باپ کے کرتوت آپ کو سر کے بال تک ... وہ اس نے اپنی ماں کو تحفظ کیوں نہ دیا اس کے لئے خود کیوں ڈھال نہ بن سکا۔ کیوں نہیں اپنی ماں کو ساتھ لے کر چلا جاتا۔ پھر آپ کیوں اس حقیقت میں پڑ رہی ہیں۔ آپ کا کیا واسطہ دوسروں کے معاملوں میں؟ ... آپ کا خون کیوں کھول رہا ہے؟ یہ کیسی مجبوری ہے؟

شعر پسندی کی وجہ

میں اپنے گھر میں خوش و خرم ہوں۔ اس کے باوجود مجھے دکھ بھرے اشعار لکھنے کی عادت ہے۔ اب خدا جانے یہ اچھی بات ہے یا نہیں۔

ان اشعار کا مفہوم کچھ اس طرح ہوتا ہے۔ کہ مقدر اگر روٹھ جائے تو اس کا شکوہ نہیں کرنا چاہیے۔ شاید ... کسی مقام پہ ہم کسی کو یاد آجائیں۔ ...

...

یورپ میں اسلام کی ترویج و اشاعت

تھکے ہارے اور مظلوم انسانوں نے تسلیم کر لیا ہے کہ اسلام قوت اور طاقت کا نام ہے

جرمنی کے شہر کولون کے مضافات کا منظر ہے۔ دس ہزار سے زیادہ ترک مرد و زن قبلہ رو ہیں جمعہ کا دن ہے اور امام اپنے خطبے میں اسلام کے تشخص اور اس کی شان بیان کر رہا ہے۔ یکایک ایمان اور یقین سے لبریز ایک پرجلال آواز دس ہزار انسانوں کے دل سے نکل کر فضا میں گونج اٹھتی ہے۔ اللہ اکبر اس آواز کی بازگشت صرف کولون کے ... ہی نہیں بلکہ سارے مغربی یورپ میں سنائی دے رہی ہے ...

...

زمانے کے نئے مذہب ... بنیادی اصولوں کی طرف رجوع کر رہے ہیں۔ ... ایران کے حالیہ اسلامی انقلاب نے بھی مغربی جرمنی اور دوسرے یورپی ممالک میں مقیم مسلمانوں کو ایک نئی راہ دکھائی ہے۔ ... آیت اللہ خمینی کو خراج تحسین پیش کیا گیا ... اسلام کی بنیادی تعلیمات کی طرف رجوع ...

...

نو لاکھ افراد روزانہ اسلامی ثقافتی مراکز میں جمع ہوتے ہیں

...

جدہ۔ راولپنڈی۔ لاہور۔ لندن۔ بمبئی۔ دہلی۔ ڈھاکہ

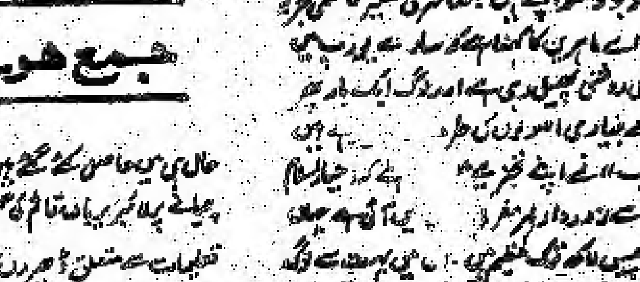

ٹکٹ اور دوسری معلومات کے لئے
ہماری خدمات حاضر ہیں
M & J TRAVEL
1240 BAY STREET
TORONTO, ONTARIO M5R 2A7
TEL. 960-8348 / 960-8475

منتخب افسانہ

فاروق احمد

ادھوری خودداری

آج عدالت کا کمرہ لوگوں سے اس طرح بھرا ہوا تھا کہ تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ مقدمے کی نوعیت کچھ خاص تو نہ تھی۔ ایسے ہزارہا مقدمات ملک کی عدالتوں میں روزانہ ہی سنے اور فیصلے کئے جاتے ہیں۔ لوگوں کی دلچسپی مقدمے سے کم اور اس میں ملوث شخصیات سے زیادہ تھی۔ آج ملک کے مشہور اخبار کے ایڈیٹر اور اس کی بیوی کے درمیان طلاق کا مقدمہ درپیش تھا۔

ایڈیٹر کی بیوی نے اپنے شوہر کے خلاف طلاق کے مطالبے کا مقدمہ دائر کیا تھا!

چہ میگوئیاں عروج پر تھیں۔ افسران عدالت اور مدعی یا گواہان مقدمہ ان میں سے کوئی بھی ابھی تک کمرۂ عدالت میں نہیں پہنچا تھا حالانکہ ابھی صبح کے ساڑھے نو ہی بجے تھے اور کارروائی دس بجے شروع ہونی تھی۔ لوگوں نے مقدمے کی کارروائی بہتر طور سے سننے اور دیکھنے کے لئے پبلک گیلری کی اگلی نشستوں پر دروازہ کھلنے کے ساتھ ہی قبضہ جما لیا تھا جلد ہی ساری نشستیں پُر ہو گئیں۔ ساڑھے نو بجے تک بہت سے لوگوں کو تو کھڑے ہونے کی جگہ بھی بمشکل مل سکی۔

ٹھیک دس بجے عدالت کے پچھلے دروازے سے مجسٹریٹ داخل ہوا۔ عملہ کے باقی لوگ چند منٹ پہلے ہی حاضر ہو چکے تھے جلد ہی وکیل اور اس کے ہمراہ ایڈیٹر کی بیوی بھی کمرے میں پہنچ گئے۔ رسمی کارروائی کے بعد مقدمے کا آغاز ہوا۔

مدعا علیہ کے وکیل نے طلاق کی مخالفت کرتے ہوئے مدعیہ سے سوال کیا۔

"محترمہ آپ کی عمر کیا ہو گی؟"

"تقریباً ۴۵ سال" ایڈیٹر کی بیوی نے جواب دیا۔

"اور میرے موکل سے آپ کی شادی ہوئے کتنا عرصہ ہو گیا ہے؟"

"تقریباً پندرہ سال"

"محترمہ جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے آپ دونوں کی جوڑی کو مثالی کہا جاتا ہے اور آج تک کسی نے بھی ایسی بات کہی نہ سنی جس سے آپ دونوں کے درمیان اختلاف کا شک بھی گذرا ہو" وکیل نے کہا

"یہ درست ہے" ایڈیٹر کی بیوی نے مختصر سا جواب دیا۔

"تو پھر کیا میں یہ سمجھوں کہ اب آپ اپنے شوہر کو نہیں چاہتیں یا یہ کہ زندگی کی یکسانیت اور بے رنگی سے اکتا گئی ہیں؟ شادی شدہ جوڑوں کے ساتھ عموماً ایسا ہوتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ کچھ عرصے کے لئے تبدیلی ماحول آپ کے لئے سازگار ہو گا اور شاید آپ کا ارادہ بھی تبدیل ہو جائے" وکیل نے مشورہ دیا۔

"جی نہیں" عورت نے کہا۔

"محترمہ پھر ایسی کونسی بات ہے جس نے آپ کو طلاق جیسا انتہائی قدم اٹھانے پر مجبور کیا ہے؟ کیا آپ نے میرے موکل کے رویے میں کوئی تبدیلی محسوس کی ہے؟"

"جی نہیں"

"تو کیا آپ کے شوہر کی زندگی میں کوئی دوسری عورت ہے؟"

"جہاں تک مجھے علم ہے ایسی بات نہیں ہے" عورت نے جواب دیا۔

"تو کیا یہ نتیجہ اخذ کیا جائے کہ آپ کسی دوسرے مرد میں دلچسپی لے رہی ہیں؟"

"قطعاً نہیں" عورت نے غصے سے کہا۔

"معاف کیجئے گا میرا مقصد کسی طور بھی آپ کی اہانت نہیں۔ میں تو صرف حقائق جاننے کی کوشش کر رہا ہوں"

باقی سارا دن بھی اسی قسم کے سوال و جواب میں گذرا اور عدالت کل تک کے لئے برخاست ہو گئی۔

جب حیران تھے کہ یہ کیسا مقدمہ ہے جس کی بنیاد ہی نہیں۔ طلاق ایسے ہی تو نہیں ہو جاتی۔

عدالت میں ثبوت کے بغیر بات نہیں بنتی صرف یہ کہہ دینا کہ طلاق چاہئے۔ کافی نہیں۔

اس شام شہر کی محفلوں کا پسندیدہ ترین موضوع یہی مقدمہ تھا۔ ہر کوئی دور کی کوڑی لا رہا تھا۔

"مجھے تو پہلے ہی شک تھا کہ ان کی بظاہر پرسکون زندگی کی تہہ میں ہزاروں طوفان کروٹیں لے رہے ہوں گے" ایک صاحب نے تبصرہ کیا۔

"نہیں یار سارا چکر ایڈیٹر صاحب کی دولت بٹورنے کا ہے" دوسرے صاحب نے شگوفہ چھوڑا۔

"مجھے تو ان بچوں کا افسوس ہے جو والدین کے جھگڑے میں مفت میں مارے جائیں گے"

"دولت مندوں کے بچوں پر ان چیزوں کا اثر نہیں ہوتا۔ تم کیا سمجھتے ہو کہ وہ صبح شام والدین کے ساتھ رہتے ہیں؟ ارے نہیں۔ ان کی دیکھ بھال تو آیا اور خادمائیں ہی کرتی ہوں گی" ایک اور صاحب نے فیصلہ دیا۔

دوسرے دن کی کارروائی سننے کے لئے ہر کوئی بیتاب تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ شہر میں اس مقدمے سے زیادہ سنسنی خیز خبر اور کوئی نہیں!

مقدمے کی کارروائی کا آغاز ہوا۔

ایڈیٹر کا وکیل کرسی سے اٹھا اور عدالت سے مخاطب ہوا۔ "اگرچہ اس کیس کی بنیاد ہی نہیں ہے اور مجھے یقین ہے کہ حقائق کی روشنی میں عدالت میرے موکل کے حق میں ہی فیصلہ صادر کرے گی۔ مگر پھر بھی فریقین کی تسلی اور رسمی کارروائی کے پیش نظر میں محترمہ سے مزید کچھ سوالات کرنا چاہوں گا"

مجسٹریٹ کی طرف سے اجازت ملتے ہی وکیل نے ایڈیٹر کی بیوی کی طرف رخ کرتے ہوئے کہا "کل کی کارروائی میں ہمیں یہ علم ہوا کہ شوہر کے ساتھ آپ کا کوئی تنازعہ وغیرہ نہیں ہے"

"آپ نے ٹھیک کہا" عورت نے جواب دیا۔

"کیا آپ کے شوہر آپ کو گھر گرہستی کے اخراجات وغیرہ نہیں دیتے؟" وکیل نے سوال کیا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ دراصل گھر تو کیا ان کے تمام ذاتی اخراجات کا حساب کتاب اور بینک اکاؤنٹ میرے ہی نام ہے اور وہ بھی اس بات پر خوش ہیں کہ کم از کم حساب کتاب کے جھنجھٹ سے آزاد ہیں"

"تو پھر کیا آپ کو ان کے رویے سے شکایت ہے کہ وہ بچوں کو مناسب وقت نہیں دیتے؟"

"جی نہیں۔ بچوں کی تعلیم اور پرورش کا اتنا ہی اتنا ہی خیال ہے جتنا کہ مجھے"

"کیا آپ سمجھتی ہیں کہ آپ کے شوہر ازدواجی حیثیت سے آپ کے حقوق پورے نہیں کر سکتے؟"

"مجھے ان سے کبھی ایسی شکایت نہیں رہی ہے" عورت نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ آپ کے شوہر کے جاہ و منصب اور ذاتی توقیر کے بارے میں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ وہ اس ملک کی جانی پہچانی شخصیت ہیں۔ آپ خود بھی ایک باعزت خاندان سے تعلق رکھتی ہیں اور شاید شادی کے بعد آپ کی عزت میں کمی نہیں بلکہ اضافہ ہی ہوا ہے۔ کیا یہ درست ہے؟" وکیل نے سوال کیا۔

عورت نے تصدیق کی کہ ایسا ہی ہے۔

وکیل پھر سے گویا ہوا۔ "محترمہ یہ معاملہ میری سمجھ سے باہر ہے۔ آپ کو اپنے شوہر سے کوئی شکایت بھی نہیں انہوں نے آپ کو وہ سب کچھ دیا جس کی ایک عورت اور خاص کر بیوی تمنا کر سکتی ہے۔ خاوند کا پیار، پھول جیسے بچے، معاشی خوشحالی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ معاشرے میں اونچا مقام۔ اب آپ ہی بتائیں کہ عدالت آپ کی درخواست پر غور کرے تو کیوں کرے؟" اتنا کہہ کر وکیل اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ کمرۂ عدالت میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ آخر مجسٹریٹ کی آواز نے سکوت توڑا۔ "محترمہ عدالت آپ کی طرف سے کچھ سننے کی منتظر ہے"

"جو کچھ وکیل صاحب نے کہا ہے وہ درست ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ میرے شوہر نے مجھے وہ سب کچھ دیا ہے جس کی ایک بیوی تمنا کر سکتی ہے" عورت نے کہا۔ "مگر میں مسلمان ہوں اور ایک مسلمان عورت کی شادی غیر مسلم سے نہیں ہو سکتی اور یہی چیز میرے مطالبۂ طلاق کی بنیاد ہے"

اس انکشاف پر ہر کوئی دم بخود رہ گیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کمرے میں کوئی ذی روح موجود نہ تھا۔

آخر مدعا علیہ کا وکیل اٹھا۔ "آپ نے میرے معزز موکل کو کافر ہونے کا الزام دیا ہے جن کا نام بھی خالصتاً مسلمان جیسا ہے۔ ہر کوئی جانتا ہے کہ وہ ایک مسلمان گھرانے میں پیدا ہوئے اور اب تک دو دفعہ حج کی سعادت بھی حاصل کر چکے ہیں۔ ان کی وضع قطع بھی مسلمانوں جیسی ہے۔ دینی کاموں اور غریبوں کی مالی امداد وغیرہ کے بارے میں کوئی نہیں جانتا۔ اور میرا خیال ہے کہ وہ پنجگانہ نماز بھی پڑھتے ہوں گے۔ کیا آپ کے نزدیک یہ ان کے مسلمان ہونے کا ثبوت نہیں ہے؟"

عورت نے درخواست کی کہ وہ ایڈیٹر سے کچھ سوالات کرنا چاہتی ہے۔

اجازت ملتے ہی اس نے پہلا سوال کیا "آپ کتنی مدت سے پیشہ صحافت سے منسلک ہیں؟"

"اندازاً بیس سال" ایڈیٹر نے جواب دیا۔

"اخبار کا ایڈیٹر بننے سے پہلے آپ کیا کرتے تھے؟" یہ دوسرا سوال تھا۔

"یونیورسٹی سے ڈگری لینے کے بعد میں سیدھا صحافت میں آیا اور معمولی رپورٹر سے ترقی کر کے پچھلے سات سال سے ایڈیٹر ہوں"

"کیا آپ اپنے تجربے اور ذمہ داریوں پر کچھ روشنی ڈال سکیں گے؟"

"کیوں نہیں" ایڈیٹر نے جواب دیا "جب میں معمولی رپورٹر تھا تو بھاگ دوڑ زیادہ تھی مگر جواب دہی نہ ہونے کے برابر۔ ترقی کے ساتھ بھاگ دوڑ کم ہوتی گئی اور ذمہ داریاں بڑھتی گئیں۔ ایڈیٹر بننے پر جسمانی مشقت تو ختم ہو گئی مگر اخبار کی ذمہ داریوں کا سارا بوجھ میرے کندھوں پر ہے"

"اپنی ذمہ داریوں کی مزید وضاحت کریں" عورت نے مطالبہ کیا۔

"یہی کہ سب سے اچھی خبریں میرے اخبار کی زینت بنیں۔ اس بات کا اہتمام رہے کہ اخبار میں ہر قاری کے ذوق کا مواد شامل ہو۔ میرے ماتحت خوش رہیں۔ اخبار وقت پر پریس سے باہر نکلے اور مالکان کو مالی منفعت بھی ہو"

"آپ نے تسلیم کیا ہے کہ آپ کم از کم سات سال سے ایڈیٹر ہیں؟"

"جی ہاں"

"بلکہ ملک کے پریس اور اطلاعِ عامہ کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے کہ یہ آزاد ہیں؟"

"جی ہاں، کسی حد تک" ایڈیٹر نے جواب کو مختصر کرتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ درست نہیں کہ آپ نے آج تک ہر آنے والی حکومت اور چڑھتے سورج کی پوجا کی ہے؟"

"معلوم نہیں آپ کیا کہنا چاہتی ہیں" ایڈیٹر نے کسی حد تک سٹپٹا کر کہا۔

"کیا یہ بھی درست نہیں ہے کہ آپ کے اخبار نے آپ کی زیر ادارت ہر حکومت کی تعریف میں زمین آسمان ایک کر دیا۔ اور جونہی کوئی حکمران رخصت ہوا آپ نے اس میں دنیا کا ہر عیب اور برائی ڈھونڈ نکالی؟"

"یہ تو... سبھی... کرتے ہیں" ایڈیٹر نے رک رک کر جواب دیا۔

"میں ہر ایک کی نہیں آپ کی بات کر رہی ہوں" عورت نے کہا "کیا آپ پر فرض نہیں کہ قوم نے جس منصب پر آپ کو بٹھایا اس کو صحیح طریقے سے نبھاتے اور حکمرانوں کے خوف یا خود غرضی سے قطع نظر عوام تک حقیقت پہنچاتے؟"

"یہ کہہ دینا آسان ہے مگر عملی طور پر کرنا بہت مشکل ہے" ایڈیٹر نے کہا۔

عورت پھر مخاطب ہوئی "اگر تم یہ سمجھتے تھے کہ سچ کہنے اور لکھنے کی ہمت نہیں تھی تو اپنی ذمہ داری اٹھائی ہی کیوں تھی؟ سچ کہنے پر جیل ہو جاتی تو کیا تھا؟ ایڈیٹر کا نہ سہی قوم بھر کے تو ہیرو بن جاتے؟ مگر تم نے منافقت کا راستہ اختیار کیا۔ قوم کو حقیقت سے بے خبر رکھا اور جو کچھ حکم تھا وہی سب نے چھاپا، وہی کیا۔ تم میں اتنی ہمت اور مردانگی ہی نہیں کہ سچ بات کہہ سکو۔ کیا ایک مسلمان پر فرض نہیں کہ حق بات کہے؟ ظلم کے خلاف اگر ہاتھ سے جہاد نہیں ہو سکتا تو زبان سے کرو اور زبان سے بھی ناممکن ہو تو دل سے ضرور کرے۔ مگر تم نے کبھی ایسا کوئی ثبوت نہیں دیا۔ تم نے مجھ سے اور اپنے بچوں سے ہی نہیں پوری قوم سے غداری کی ہے۔ منافق مسلمان نہیں ہو سکتا اور تم ایک منافق ہو"

وہ عورت ابھی یہ کہہ ہی رہی تھی کہ باہر زور سے بادل گرجا جس سے میری آنکھ کھل گئی۔ میں تو دراصل خواب دیکھ رہا تھا۔

مجھے آج تک حسرت ہی ہے کہ اس خواب کو دوبارہ دیکھوں تاکہ اس مقدمے کا فیصلہ جان سکوں۔ اس لئے کہ ہمارے دنیا میں ایسا مقدمہ شاید کبھی بھی اور کسی بھی عدالت میں پیش نہیں ہو گا۔

++++++++

غزل

مجھ کو یقیں ہے ایسے زمانے بھی آئیں گے
میرے ہر ایک خواب کی تعبیر لائیں گے

پھولوں کی دیکھ بھال میں ہلکان ہیں جو لوگ
مہنے کی اہمیت کو بھی پہچان جائیں گے

ہنگامِ اہلِ درد کو عرفانِ بندگی
سر کو جھکائیں گے بھی تو اونچا اٹھائیں گے

یارانِ میکدہ ذرا موسم بحال ہو
ہم آپ کی سنیں گے کچھ اپنی سنائیں گے

آیا کبھی جو جانِ تمنا وہ عہدِ نو
اختر ہم اس کی راہ میں آنکھیں بچھائیں گے

—— اختر ضیائی

ہر قسم کی ایشین گروسری

HAJI & BROTHERS

- Veal
- Goat Meat
- Beef
- Chicken
- Lamb
- Rice
- Flour
- Daals
- Spices
- Pickles

حلال گوشت

دالیں، مصالحہ جات، آٹا، پاکستانی باسمتی چاول، اچار، چٹنیاں، ادویہ

ڈبوں میں ہر قسم کی خوراک مناسب قیمتوں پر دستیاب ہے

Phone: (416) 261-0505

HAJI & BROTHERS
116 ANACONDA AVE.
SCARBOROUGH

fortnightly
al-Hilal
Vol.11 No.23
February 25, 1983
50 ¢
Phone: 424-1989, 493-4374
338 Hollyberry Trail
Willowdale, Ont.
Canada M2H 2P6
Editor: S. Sajjad Hyder
Managing Director: M. Lateef Owaisi

پاکستان میں فوجی کونسل قائم کرنے کی تجویز

مجوزہ فوجی کونسل کابینہ کی ڈیفنس کمیٹی کا حصہ ہوگی، مسلح افواج کے کردار کیلئے آئین میں تبدیلی کی ضرورت نہیں ہے

سیاسی ڈھانچے کے لئے کمیٹیاں کام کر رہی ہیں، انتخابات نئے ڈھانچہ کے تحت ہوں گے اور منتخب مجلس شوریٰ قائم کی جائے گی

عوام نے چاہا تو میں حکومت میں رہوں گا ورنہ ریٹائر ہو جاؤں گا

۱۹۷۳ء کے آئین میں چند ترمیم کر کے کام چلایا جا سکتا ہے، صدر جنرل ضیاء

[illegible]

لاہور میں خواتین کا جلوس، لاٹھی چارج اور آنسو گیس کا استعمال

بیس خواتین زخمی ہو گئیں، تیس کو گرفتار کر لیا گیا، وکلاء نے پولیس پر پتھراؤ کیا

سو خواتین و کلاء عورت کی گواہی کو آدھی گواہی قرار دینے پر مظاہرہ کر رہی تھیں

[illegible]

لاہور کی خواتین مغربی تہذیب کی علمبردار ہیں

[illegible]

پاکستان ایک سو ایف ۱۶ طیارے خریدے گا

امریکہ نے پاکستانی فضائیہ کو جدید ترین اسلحہ سے لیس کیا جا رہا ہے

چین پاکستان کی مسلح افواج کو بہتر بنانے میں مدد دے رہا ہے، روس کے فوجی جریدے کی رپورٹ

ماسکو —

[illegible]

صدر ضیاء کو آئینی سربراہ تسلیم کر کے مارشل لاء اقدامات کی توثیق کر دی جائے

ملک غلام جیلانی نے حکومت کو تجاویز پیش کیں

[illegible]

پاکستان نے اسلامی کانفرنس کے سیکرٹری جنرل کے لئے شریف الدین پیرزادہ کو نامزد کر دیا

حبیب شطی کی جگہ پاکستانی وزیر تون کو منتخب کرنے کی بہت سے ملک حمایت کریں گے

سیکرٹری جنرل کا انتخاب ڈھاکہ میں اسلامی وزرائے خارجہ کے اجلاس میں ہوگا

اسلام آباد —

[illegible]

احتجاجی جلوس کا کوئی جواز نہیں، مفتی نعیمی

راولپنڈی —

[illegible]

کراچی میں پانچ پولیس حکام کو گرفتار کر لیا گیا

ملزمان نے اپنا جرم چھپانے کے لئے انٹی کرپشن حکام کا مقابلہ کیا

کراچی —

[illegible]

بیرونِ وطن پاکستانیوں کا ترجمان

پندرہ روزہ

الہلال

ٹورنٹو کینیڈا

سالانہ زرِ خریداری برائے الہلال : ۱۷ ڈالر

سالانہ زرِ خریداری برائے کریسنٹ : ۱۷ ڈالر

سالانہ زرِ خریداری برائے الہلال و کریسنٹ : ۲۸ ڈالر

کوپن خریداری

Name ....

Address ....

....

....

Postal Code.................... Telephone ....

زرِ خریداری کا چیک کریسنٹ کے نام لکھئے اور پتہ ذیل پر بھیجئے

338 Hollyberry Trail, Willowdale, Toronto, Ontario

Canada M2H 2P6 Phone: (416)424-1989/493-4374

اگر آپ اسلامی تحریک کا بین الاقوامی ترجمان "کریسنٹ" (انگریزی)

بطور نمونہ حاصل کرنا چاہیں تو یہاں نشان لگا دیجئے۔ ☐